ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادارِ ہندوستان
حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Friday 06 November 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 06 نومبر 2026 | شمارہ (272) | جلد (2)

پی جی شعبہ دیہی معاشیات وتعاون مینجمنٹ اور شعبہ صنعتی تعلقات و پرسنل مینجمنٹ کے اشتراک سے انسانی وسائل کی ترقی پر دوروزہ قومی سیمینار کا ہوا آغاز

بھاگلپور 4 نومبر۔ (منہاج عالم) علاقائی ماتھی بھاگلپور یونیورسٹی، بھاگلپور کے اولڈ پی جی ڈین (سوشل سائنسز) پروفیسر ارچنا اعزازی سابق انچارج وائس چانسلر



کیمپس میں واقع ملٹی پرپز ہال میں 4 اور 5 نومبر 2026 کو ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے لیے ٹاملاناڈو دیہی معیشت میں انسانی وسائل کی ترقی' کے عنوان پر دوروزہ کثیر التخصصاتی قومی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ یہ سیمینار یونیورسٹی کے شعبہ دیہی معاشیات وتعاون مینجمنٹ اور شعبہ صنعتی تعلقات و پرسنل مینجمنٹ کے اشتراک سے منعقد کیا گیا، جس میں انگرو اگرکلچر ریسرچ سینٹر اور ماسٹران بزنس ایڈمنسٹریشن پروگرام کا تکنیکی تعاون حاصل رہا۔ چیف گیسٹ انچارج وائس چانسلر ڈی ایس ڈبلیو (سائنس) پروفیسر رنجنا ڈوبے، اور پروفیسر شمیندر کمار سنگھ، سابق وائس چانسلر پروفیسر اگر موہن جھا، انگرو ریسرچ کے سابق ڈائریکٹر پروفیسر بال کرشنا جھا، ماہر تعلیم ڈاکٹر راجیو کانت مشرا، شانتی نکیتن (مغربی بنگال) سے تشریف لائے کلیدی مقرر پروفیسر دیواشیش سرکار، سابق سربراہ شعبہ پروفیسر رام سیوک سنگھ، پروفیسری پی سنگھ، پروفیسر سودا یا دیوا سیمینار کے کنوینرز: پروفیسر راجیش کمار مشرا اور پروفیسر نرملا کماری آرگنائزنگ سکریٹری: ڈاکٹر اشوجیت راٹھور آمدہ مہمانوں کا استقبالیہ خطبہ پروفیسر نرملا کماری نے پیش کیا۔ آرگنائزنگ سکریٹری ڈاکٹر اشوجیت راٹھور نے موضوع کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ اس سیمینار کا مقصد دیہی معیشت، انسانی وسائل کی ترقی، روزگار کی تخلیق، ہنرمندی کی ترقی اور 'آتم نربھر بھارت' کی تعمیر میں اعلیٰ تعلیم کے کردار پر روشنی ڈالنا ہے۔ کلیدی خطاب (پروفیسر دیواشیش سرکار): وشوا بھارتی یونیورسٹی، شانتی نکیتن کے پروفیسر دیواشیش سرکار نے دیہی معیشت کو زرعی اور غیر زرعی شعبوں میں تقسیم کرتے ہوئے بتایا کہ جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ آزادی کے وقت کے 50 فیصد سے گھٹ کر آج تقریباً 15 فیصد رہ گیا ہے، جبکہ دیہی ورک فورس کی شرکت بڑھ کر نصف الوقت 67 فیصد ہو چکی ہے۔ انہوں نے 2047 کے وکست بھارت کے لیے موجودہ وقت سے 4 مراحل پر مشتمل سخت محلی پر زور دیا: پہلا مرحلہ (2026-31): معلومات کی قابل اعتماد بنیاد کو مضبوط کرنا۔ دوسرا مرحلہ (2031-35): ہنرمندی کی ترقی، پیداواری صلاحیت اور اپرنٹس شپ میں مسلسل اضافہ۔ تیسرا مرحلہ (2036-40): مقامی صنعت کاروں اور ویلیو چینز کو استحکام دینا۔ آخری مرحلہ (2041-47): معیاری روزگار کی تخلیق پر توجہ مرکوز کرنا۔ ڈاکٹر راجیو کانت مشرا نے کہا کہ جغرافیائی اشاریہ (GI Tagged) مصنوعات جیسے کترنی چوڑا، زردالو آم اور تسر سلک کے لیے مناسب مارکیٹ کی فراہمی پر پروفیسر شمیندر کمار سنگھ، سابق وائس چانسلر پروفیسر اگر موہن جھا، انگرو ریسرچ کے سابق ڈائریکٹر پروفیسر بال کرشنا جھا، ماہر تعلیم ڈاکٹر راجیو کانت مشرا، شانتی نکیتن (مغربی بنگال) سے تشریف لائے کلیدی مقرر پروفیسر دیواشیش سرکار، سابق سربراہ شعبہ پروفیسر رام سیوک سنگھ، پروفیسری پی سنگھ، پروفیسر سودا یا دیوا سیمینار کے کنوینرز: پروفیسر راجیش کمار مشرا اور پروفیسر نرملا کماری آرگنائزنگ سکریٹری: ڈاکٹر اشوجیت راٹھور آمدہ مہمانوں کا استقبالیہ خطبہ پروفیسر نرملا کماری نے پیش کیا۔ آرگنائزنگ سکریٹری ڈاکٹر اشوجیت راٹھور نے موضوع کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ اس سیمینار کا مقصد دیہی معیشت، انسانی وسائل کی ترقی، روزگار کی تخلیق، ہنرمندی کی ترقی اور 'آتم نربھر بھارت' کی تعمیر میں اعلیٰ تعلیم کے کردار پر روشنی ڈالنا ہے۔ کلیدی خطاب (پروفیسر دیواشیش سرکار): وشوا بھارتی یونیورسٹی، شانتی نکیتن کے پروفیسر دیواشیش سرکار نے دیہی معیشت کو زرعی اور غیر زرعی شعبوں میں تقسیم کرتے ہوئے بتایا کہ جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ آزادی کے وقت کے 50 فیصد سے گھٹ کر آج تقریباً 15 فیصد رہ گیا ہے، جبکہ دیہی ورک فورس کی شرکت بڑھ کر نصف الوقت 67 فیصد ہو چکی ہے۔ انہوں نے 2047 کے وکست بھارت کے لیے موجودہ وقت سے 4 مراحل پر مشتمل سخت محلی پر زور دیا: پہلا مرحلہ (2026-31): معلومات کی قابل اعتماد بنیاد کو مضبوط کرنا۔ دوسرا مرحلہ (2031-35): ہنرمندی کی ترقی، پیداواری صلاحیت اور اپرنٹس شپ میں مسلسل اضافہ۔ تیسرا مرحلہ (2036-40): مقامی صنعت کاروں اور ویلیو چینز کو استحکام دینا۔ آخری مرحلہ (2041-47): معیاری روزگار کی تخلیق پر توجہ مرکوز کرنا۔ ڈاکٹر راجیو کانت مشرا نے کہا کہ جغرافیائی اشاریہ (GI Tagged) مصنوعات جیسے کترنی چوڑا، زردالو آم اور تسر سلک کے لیے مناسب مارکیٹ کی فراہمی پر

پروفیسر شمیندر کمار سنگھ، سابق وائس چانسلر پروفیسر اگر موہن جھا، انگرو ریسرچ کے سابق ڈائریکٹر پروفیسر بال کرشنا جھا، ماہر تعلیم ڈاکٹر راجیو کانت مشرا، شانتی نکیتن (مغربی بنگال) سے تشریف لائے کلیدی مقرر پروفیسر دیواشیش سرکار، سابق سربراہ شعبہ پروفیسر رام سیوک سنگھ، پروفیسری پی سنگھ، پروفیسر سودا یا دیوا سیمینار کے کنوینرز: پروفیسر راجیش کمار مشرا اور پروفیسر نرملا کماری آرگنائزنگ سکریٹری: ڈاکٹر اشوجیت راٹھور آمدہ مہمانوں کا استقبالیہ خطبہ پروفیسر نرملا کماری نے پیش کیا۔ آرگنائزنگ سکریٹری ڈاکٹر اشوجیت راٹھور نے موضوع کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ اس سیمینار کا مقصد دیہی معیشت، انسانی وسائل کی ترقی، روزگار کی تخلیق، ہنرمندی کی ترقی اور 'آتم نربھر بھارت' کی تعمیر میں اعلیٰ تعلیم کے کردار پر روشنی ڈالنا ہے۔ کلیدی خطاب (پروفیسر دیواشیش سرکار): وشوا بھارتی یونیورسٹی، شانتی نکیتن کے پروفیسر دیواشیش سرکار نے دیہی معیشت کو زرعی اور غیر زرعی شعبوں میں تقسیم کرتے ہوئے بتایا کہ جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ آزادی کے وقت کے 50 فیصد سے گھٹ کر آج تقریباً 15 فیصد رہ گیا ہے، جبکہ دیہی ورک فورس کی شرکت بڑھ کر نصف الوقت 67 فیصد ہو چکی ہے۔ انہوں نے 2047 کے وکست بھارت کے لیے موجودہ وقت سے 4 مراحل پر مشتمل سخت محلی پر زور دیا: پہلا مرحلہ (2026-31): معلومات کی قابل اعتماد بنیاد کو مضبوط کرنا۔ دوسرا مرحلہ (2031-35): ہنرمندی کی ترقی، پیداواری صلاحیت اور اپرنٹس شپ میں مسلسل اضافہ۔ تیسرا مرحلہ (2036-40): مقامی صنعت کاروں اور ویلیو چینز کو استحکام دینا۔ آخری مرحلہ (2041-47): معیاری روزگار کی تخلیق پر توجہ مرکوز کرنا۔ ڈاکٹر راجیو کانت مشرا نے کہا کہ جغرافیائی اشاریہ (GI Tagged) مصنوعات جیسے کترنی چوڑا، زردالو آم اور تسر سلک کے لیے مناسب مارکیٹ کی فراہمی پر

ریاستی گورنر پُنورادھام پہنچے
ماتا سیتا کی زندگی سے قربانی، حوصلہ اور خودداری کا درس ملتا ہے: گورنر

سیتامڑھی 4 نومبر۔ (مظفر عالم) بہار کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل سید عطا حسنین (ریٹائرڈ) نے سیتامڑھی واقع ماتا جانکی کی جائے پیدائش پُنورا



دھام پہنچ کر ماتا سیتا کا آشیرواد حاصل کیا۔ اس موقع پر انہوں نے پُنورادھام کی ترقی کو مذہبی، ثقافتی اور سیاحتی نقطۂ نظر سے انتہائی اہم قرار دیا۔ گورنر نے کہا کہ ماتا سیتا کی زندگی قربانی، حوصلے، خودداری اور فرض شناسی کی بے مثال مثال ہے۔ پُنورادھام کی جامع ترقی سے مذہبی اور ثقافتی سیاحت کو فروغ ملے گا، ساتھ ہی رامائن سرکٹ کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا ہوگا۔ اس سے ہندوستان اور نیپال کے درمیان ثقافتی تعلقات مزید مستحکم ہوں گے اور مقامی سطح پر روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے مندر احاطہ میں صفائی، حفاظت، عقیدت مندوں کی آمد و رفت کو آسان بنانے اور بہتر انتظامات کو یقینی بنانے پر خصوصی زور دیا۔ گورنر نے کہا کہ ترقیاتی کاموں میں عقیدت مندوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا بھی اہم ترجیح ہونی چاہیے۔ اس کے بعد اہلوہ الیکشن کنونشن کے کانفرنس ہال میں پاور پوائنٹ پریزنٹیشن (پی پی پی) کے ذریعے گورنر کو مندر کی تعمیراتی سرگرمیوں کی تازہ ترین پیش رفت کی جانکاری دی گئی اس موقع پر انچارج وزیر شریمتی سنگھ، رکن پارلیمنٹ دیویش چندر ٹھاکر، بہار ٹاؤن پلاننگ کونسل کی رکن ریکھا کماری، رکن اسمبلی گایتری دیوی، سنیل کمار پنکو، بیدناتھ پرساد، پنچ مشرا، پروفیسر ناگیندر ذات اور ارمیشور مہتو سمیت دیگر عوامی نمائندے موجود تھے۔ ضلع مجسٹریٹ تنے سلطانیہ، پولیس سپرنٹنڈنٹ امیت رنجن، ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر شویتا بھارتی سمیت مختلف محکموں کے افسران بھی موجود تھے۔

پی سی سی سڑک کی تعمیر میں بے ضابطگی پر مشتعل مقامی لوگوں نے جونیئر انجینئر کا گھیراؤ کیا

سنگھواڑہ دربھنگہ 4 نومبر۔ (محمد مصطفیٰ) سری پوسٹ آفس چوک سے تھانہ چوک تک تقریباً 85 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کی جا رہی پی سی سی سڑک کے کام میں بے ضابطگی کا الزام عائد کرتے ہوئے بدھ کے روز مقامی لوگوں نے شدید احتجاج کیا۔ مشتعل لوگوں اور عوامی نمائندوں نے



تعمیراتی کام بند کرا کر محکمہ کے جونیئر انجینئر سروجیت کمار کا گھیراؤ کیا اور ایگزیکٹو انجینئر کو موقع پر بلانے کا مطالبہ کیا۔ مقامی لوگوں کا الزام تھا کہ تخمینہ کے مطابق سڑک کی پانچ انچ موٹائی میں ڈھلائی کی جانی ہے، لیکن ٹھیکیدار کے مزدور محض دو سے تین انچ ہی ڈھلائی کر رہے تھے۔ اس کی اطلاع ملنے پر کھیا ویش مہتو، سرپنچ اشوک پاسوان، پنچایت سمیتی رکن بدھ ناتھ یادو عرف گڈو سمیت زنیش منڈل، منوج مہتو، آکاش کمار اور بڑی تعداد میں لوگوں نے کام بند کرا دیا۔ اطلاع ملنے پر جونیئر انجینئر سروجیت کمار تعمیراتی مقام پر پہنچے۔ انہوں نے مزدوروں کے ذریعہ کیے جا رہے کام پر ناراضگی ظاہر کی۔ اس کے باوجود ایگزیکٹو انجینئر کو موقع پر بلانے کے مطالبے پر بضد رہے۔ بعد ازاں جونیئر انجینئر نے خود بر تعمیر سڑک کی کھدائی کر کے موٹائی کی جانچ کی اور جہاں بھی خامی پائی گئی، اسے درست کرانے کی یقین دہانی کرائی۔ جونیئر انجینئر نے دیہاتیوں کی موجودگی میں ٹوٹ کھڑے ہو کر تعمیراتی کام کو مقررہ معیار کے مطابق مکمل کرایا۔ اس کے بعد دیہاتیوں کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ پوچھے جانے پر جونیئر انجینئر سروجیت کمار نے بتایا کہ وہ خود تعمیراتی کام کی نگرانی کر رہے تھے، لیکن بدھ کے روز موقع پر موجود نہ رہنے کے باعث مزدوروں سے انسانی بھول ہو گئی تھی، جسے فوری طور پر درست کرا دیا گیا ہے۔

بڑی مقدار میں دیسی شراب کے ساتھ تین گرفتار، دو موٹر سائیکلیں ضبط



دربھنگہ 4 نومبر۔ (محمد مصطفیٰ) سمری تھانہ حلقہ کے برہولیا جانے والی سڑک پر منگل کے روز گاڑیوں کی تلاشی کے دوران پولیس نے 33 لیٹر دیسی چولائی شراب برآمد کی۔ اس موقع پر تین افراد کو گرفتار کرنے کے ساتھ دو موٹر سائیکلیں بھی ضبط کی گئیں۔ پولیس کے مطابق، پی ایس آئی پوجا رانی کی قیادت میں پولیس ٹیم گاڑیوں کی جانچ کر رہی تھی۔ اسی دوران کالی رنگ کی ہونڈا موٹر سائیکل پر سوار مورو تھانہ حلقہ کے حسین آباد باشندہ بیٹے سنی (38) اور وکیل سنی (45) کو گرفتار کیا گیا۔ موٹر سائیکل سے 25 لیٹر شراب برآمد ہوئی۔ وہیں، سرخ رنگ کی دوسری موٹر سائیکل سے پیچھے سمری تھانہ حلقہ کے سیول باشندہ ارون رام (50) کے پاس سے آٹھ لیٹر شراب برآمد کی گئی۔ تھانہ انچارج ارونھ کمار نے بتایا کہ اس معاملے میں ایف آئی آر درج کر کے تینوں ملزمین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ معاملے کی تفتیش ایس آئی منوج کمار شرما کر رہے ہیں۔

بیٹی کو بوجھ سمجھنے والوں کے لیے سوربھ کی کامیابی ایک کرارا جواب
پرائیویٹ ٹیچر کی بیٹی بنی ڈی ایس پی، بغیر کوچنگ تیسرے ہی کوشش میں حاصل کیا بڑا مقام

مظفر پور 4 نومبر۔ (نوبہت جہاں) کہتے ہیں کہ منزل انہی کو ملتی ہے جن کے خوابوں میں جان ہوتی ہے۔ اگر حوصلے بلند ہوں تو نہ غربت راستہ روک سکتی ہے اور نہ ہی وسائل کی کمی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ اس کی زندہ مثال مظفر پور کی بیٹی سوربھ کماری ہیں، جنہوں نے اپنی محنت، لگن اور خود اعتمادی کے بل بوتے پر بہار پبلک سروس کمیشن (بی پی ایس سی) کے امتحان میں ڈی ایس پی کے عہدے پر کامیابی حاصل کر کے نہ صرف اپنے والدین کا سر فخر سے بلند کیا ہے بلکہ ان لوگوں کی سوچ کو بھی جواب دیا ہے جو آج بھی بیٹیوں کو بیٹوں سے کمتر سمجھتے ہیں۔ شہر کے چندوارہ کی رہنے والی سوربھی کماری کے والد سنجے کمار ایک پرائیویٹ ٹیچر ہیں، جبکہ والدہ کرن دیوی گھریلو خاتون ہیں۔ خاندان کی مالی حالت اگرچہ بہت مضبوط نہیں تھی، لیکن والدین نے اپنی بیٹی کے خوابوں کو کبھی محدود نہیں ہونے دیا۔ محدود وسائل کے باوجود سوربھ نے اپنی تعلیم جاری رکھی اور حالات کو اپنی کمزوری بننے نہیں دیا۔ سوربھی شروع سے ہی پڑھائی میں ذہین اور محنتی رہی ہیں۔ انہوں نے سی بی ایس ای دہلی بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں 95 فیصد نمبر حاصل کیے۔ اس کے بعد بی آر اے بہار یونیورسٹی سے تاریخ کے مضمون میں گریجویشن مکمل کیا، جس میں انہیں 65 فیصد نمبر حاصل ہوئے۔ سوربھی کی یہ کامیابی کسی ایک دن کی محنت کا نتیجہ نہیں ہے۔ بی پی ایس سی کے امتحان میں یہ ان کی تیسری کوشش تھی۔ ابتدائی دو کوششوں میں کامیابی نہیں ملی، لیکن انہوں نے مایوس ہونے کے بجائے اپنی غلطیوں سے سیکھ لیا اور پوری ثابت قدمی کے ساتھ تیاری جاری رکھی۔ آخرکار تیسری کوشش میں انہوں نے پرلیمس، مینس اور انٹرویو، تینوں مراحل کامیابی سے عبور کرتے ہوئے ڈی ایس پی کے عہدے کے لیے اپنی جگہ یقینی بنا لی۔ اس کامیابی کی خاص بات یہ بھی ہے کہ سوربھی نے کسی بڑے یا مشہور کوچنگ ادارے کا سہارا نہیں لیا۔ انہوں نے خود مطالعہ (سیلف اسٹڈی) کے ذریعے یہ مقام حاصل کیا۔ سوربھ کے مطابق انہوں نے اپنی تیاری خود کی۔ انہیں اپنی محنت، خود اعتمادی اور خدا پر بھروسہ تھا۔ وہ اپنی اس کامیابی کا پورا کریڈٹ اپنے والد سنجے کمار، والدہ کرن دیوی اور اہل خانہ کو دیتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ والدین نے ہر قدم پر ان کا حوصلہ بڑھایا اور کبھی انہیں اپنے مقصد سے پیچھے ہٹنے نہیں دیا۔ پرائیویٹ ٹیچر ہونے کی وجہ سے ان کے والد تعلیم کی اہمیت کو بخوبی سمجھتے تھے اور ہمیشہ بیٹی کو آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے رہے۔ فی الحال سوربھی تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ جلد ہی ان کی پوسٹنگ ہونے والی ہے۔ سوربھی کماری کی کامیابی محض ایک خاندان کی خوشی نہیں بلکہ پورے سماج کے لیے ایک اہم پیغام ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو آج بھی بیٹی کی پیدائش پر سوال اٹھاتے ہیں، اس کی تعلیم کو غیر ضروری خرچ سمجھتے ہیں یا اسے بیٹے کے مقابلے میں کم مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ذرا سوچیے! جس بیٹی کو بعض گھروں میں آج بھی محدود سوچ اور ذمہ داریوں کے نام پر آگے بڑھنے سے روکا جاتا ہے، وہی بیٹی اپنی صلاحیت اور محنت سے پولیس کی وردی پہن کر سماج کی حفاظت اور قانون و انتظام کی ذمہ داری سنبھالنے جا رہی ہے۔ آج بیٹیاں کھیل کے میدان سے لے کر سائنس، ٹیکنالوجی، طب، انجینئرنگ، فوج اور پولیس تک ہر شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ انہوں نے بارہا ثابت کیا ہے کہ قابلیت کا کوئی صنف نہیں ہوتا، کامیابی صرف محنت، عزم اور مواقع سے حاصل ہوتی ہے۔ سوربھی کی کہانی ان تمام لڑکیوں کے لیے مشعل راہ ہے جن کے خواب بڑے ہیں، لیکن معاشی تنگی، خاندانی دباؤ یا ناکامی کا خوف ان کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ وہ مرحبہ ناکامی کے بعد تیسری کوشش میں کامیابی حاصل کرنے والی سوربھ نے یہ پیغام دیا ہے کہ ناکامی منزل کا اختتام نہیں بلکہ اپنی خامیوں کو سمجھ کر آگے بڑھنے کا ایک موقع ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ سماج اپنی سوچ بدلے۔ بیٹے اور بیٹی میں فرق کرنے کے بجائے دونوں کو یکساں تعلیم، عزت اور مواقع فراہم کیے جائیں۔ کیونکہ بیٹی کو اگر موقع، اعتماد اور حوصلہ دیا جائے تو وہ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ پورے سماج کا نام روشن کر سکتی ہے۔ سوربھی کماری نے ڈی ایس پی بن کر ثابت کر دیا ہے کہ بیٹیاں کسی پر بوجھ نہیں ہوتیں، بلکہ انہیں موقع ملے تو وہ اپنی محنت اور قابلیت سے اپنی الگ شناخت قائم کر سکتی ہیں۔



آم کے باغ میں 22 سالہ نوجوان کی لاش برآمد، علاقے میں سنسنی

سیتامڑھی 4 نومبر۔ (مظفر عالم) ضلع کے نانپور تھانہ حلقہ کے موہنی گاؤں میں دھنی پوکھر کے قریب واقع آم کے باغ سے بدھ کی علی الصبح 22 سالہ نوجوان کی لاش برآمد ہونے کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ لاش ملنے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی، جس کے بعد جائے وقوعہ پر مقامی لوگوں کی بڑی بھیڑ جمع ہو گئی۔ لاش کے قریب سے ایک گیمر موٹر سائیکل بھی برآمد ہوئی ہے۔ نوجوان کی پیشانی پر شدید چوٹ کے نشانات پائے جانے کے بعد قتل کا شبہ گہرا ہو گیا ہے۔ متوفی کی شناخت رائے پور اودھ نمبر ایک کے رہنے والے پرتھوی راج چودھری کے سب سے چھوٹے 22 سالہ بیٹے وکاس کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اے ایس پی سنیتا کماری، تھانہ انچارج دیوورت کمار، پوٹی رائیشن کمار سنگھ، پوٹی آلش کمار، اوم پرکاش، املیش کمار اور ونود کمار پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس نے لاش کو اپنے قبضے میں لے کر تحقیقات شروع کر دی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایف ایس ایل ٹیم کو بھی موقع پر بلایا گیا۔ ٹیم نے جائے وقوعہ کا باریک بینی سے معائنہ کرتے ہوئے آس پاس سے فنگر پرنٹس، خون کے نمونے اور دیگر سائنسی شواہد جمع کیے۔ پولیس نے موقع سے گیمر موٹر سائیکل بھی ضبط کر لی ہے۔ نوجوان کی پیشانی پر شدید چوٹ کے نشانات کی بنیاد پر ابتدائی طور پر خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس کا قتل کر کے لاش آم کے باغ میں پھینک دی گئی ہے۔ تاہم موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور ایف ایس ایل جانچ کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے سیتامڑھی صدر اسپتال بھیج دیا ہے۔ وکاس کی شناخت ہوتے ہی اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔ متوفی کے والد پرتھوی راج چودھری نے الزام لگایا کہ ان کے بیٹے کا قتل کر کے لاش یہاں لا کر پھینکی گئی ہے۔ انہوں نے پولیس انتظامیہ سے واقعے میں ملوث افراد کی شناخت کر کے ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ پولیس کے مطابق متوفی وکاس کمار کے خلاف نانپور تھانے میں کل چار مقدمات درج تھے، جن میں مار پیٹ کا ایک اور چوری کے تین مقدمات شامل ہیں۔ اے ایس پی سنیتا کماری نے بتایا کہ نوجوان کی پیشانی پر شدید چوٹ کے نشانات پائے گئے ہیں، جس سے قتل کا شبہ ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور ایف ایس ایل جانچ کی بنیاد پر ہی موت کی صحیح وجہ کا انکشاف ہو سکے گا۔ اے ایس پی نے متوفی کے خلاف نانپور تھانے میں چار مقدمات درج ہونے کی بھی تصدیق کی۔

پاکستان کی قائمہ کمیٹی نے GSP+ تک رسائی خطرے میں پڑنے کی تنبیہ دی

اسلام آباد۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ انسانی حقوق کی گھٹتی ہوئی صورتحال کے باعث یورپی یونین تک پاکستان کی ڈیوٹی فری (ٹیکس سے مستثنیٰ) رسائی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے چیئرمین سید نوید قمر نے منگل کے روز یہ بات کہی، جبکہ دوسری جانب حکومت کا دعویٰ ہے کہ ایسا کوئی خطرہ موجود نہیں ہے۔ قائمہ کمیٹی نے تاجروں کے لیے متعارف کرائی گئی ایک اور ناکام اسکیم پر بھی مایوسی کا اظہار کیا۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ان 222 تاجروں کے علاوہ جنہوں نے اس اسکیم میں شمولیت اختیار کی تھی، باقی تمام تاجروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی؛ تاہم اس فیصلے کا حتمی اطلاق وزیرِ اعظم شہباز شریف کی منظوری سے مشروط ہے۔ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے سابق وزیرِ خزانہ و تجارت سید نوید قمر نے کہا، "ہمیں ایسے اشارے مل رہے ہیں کہ انسانی حقوق کے مسائل کی وجہ سے GSP+ کا درجہ خطرے میں ہے۔" انہوں نے ان مخصوص خدشات کی وضاحت نہیں کی جن کی بنا پر یورپی یونین کوئی منفی فیصلہ لے سکتی ہے۔ جنرالائزڈ اسکیم وزیرِ اعظم کی سربراہی میں ایک کیبنٹ جنوری 2029 سے شروع ہونے والی نئی اسکیم کے



آف پریفرنسز پلس (GSP+) پر جاری ہونے والی آخری نگرانی رپورٹ (مانیٹرنگ رپورٹ (میں انسانی حقوق اور بنیادی حقوق کی متعدد خلاف ورزیوں، کمزور ہوتے عدالتی نظام اور اظہار رائے کی آزادی پر عائد پابندیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ وزیر مملکت برائے خزانہ و محصولات بلال کیانی نے کمیٹی کو بتایا کہ یہ اسکیم دسمبر 2028 تک جاری رہے گی، اور ناکب کے تحت یورپی یونین کو 5.7 ارب یورو مالیت کی برآمدات کیں۔ پاکستان کے لیے اس اسکیم کا جاری رہنا انتہائی اہم ہے، کیونکہ برآمد کنندگان کو دہائیوں تک تحفظ اور مالی مراعات فراہم کیے جانے کے باوجود، پاکستان اپنی برآمدات میں کوئی نمایاں بہتری لانے میں ناکام رہا ہے۔

یورپی یونین کی مانیٹرنگ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان کو جبری گمشدگیوں اور اظہار رائے کی آزادی کی خلاف ورزیوں جیسے منفی رجحانات کو روکنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "اس سلسلے میں توہینِ مذہب، سائبر کرائم، جنگ عزت، انسداد دہشت گردی اور بغاوت سے متعلق قوانین میں ترمیم کی جانی چاہیے یا انہیں منسوخ کر دینا چاہیے۔" سن 2027 سے نافذ ہونے والے نظرثانی شدہ جی ایس پی (GSP) قواعد کے تناظر میں، یورپی یونین کا کہنا ہے کہ مستقبل میں باہمی تعلقات کے لیے کلیدی ترجیحات میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر احتساب، تشدد کے خلاف کوششوں میں اضافہ، جبلوں کے نظام اور سزائے موت سے متعلق اصلاحات، نیز جبری گمشدگیوں اور آزادی اظہار رائے کے حوالے سے پیدا ہونے والی منفی صورتحال کو درست کرنا شامل ہیں۔

چین کی معاشی ترقی کا حقیقت سے دور دعویٰ

قرضوں اور ناکام سرمایہ کاری نے معیشت کو بحران میں ڈال دیا

بیجنگ۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ چین کی معاشی ترقی کے بلند و بانگ سرکاری دعووں کے باوجود ملک کا اقتصادی نظام سنگین ساختی مسائل کا شکار ہے۔ غیر پیداواری سرمایہ کاری، بڑھتے ہوئے قرضوں، جائیداد کے شعبے میں بحران اور کمزور گھریلو طلب نے چینی معیشت کی حقیقی صورتحال پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ چینی معیشت پر نئی کتاب بروکن چائنا: ہاؤ دی اکنامک میریکل شیفٹ ڈائیڈ وائے اٹ میٹرز فار دی ورلڈ میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ بیجنگ کی معاشی منصوبہ بندی اتنی کامیاب نہیں رہی جتنی سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتی ہے۔ کتاب کے مطابق چین نے گزشتہ دو دہائیوں میں معاشی ترقی برقرار رکھنے کے لیے بڑے پیمانے پر قرضوں اور سرمایہ کاری کا سہارا لیا، لیکن اس سرمائے کا ایک نمایاں حصہ ایسے منصوبوں میں لگایا گیا جو خاطر خواہ اقتصادی فوائد پیدا نہیں کر سکے۔ چینی بینکوں اور مقامی حکومتوں پر غیر مؤثر سرمایہ کاری کا بوجھ بڑھتا گیا، جبکہ قرضوں کی واپسی اور مالیاتی نظام کی اصلاحات مسلسل مشکل ہوتی گئیں۔ سال 2021 میں جائیداد کے شعبے کا بحران چین کی معاشی مشکلات میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی، گھروں کی فروخت میں گراوٹ اور صارفین کے اعتماد میں کمزوری نے اقتصادی ترقی کو مزید متاثر کیا۔ تجزیے کے مطابق چین کی حکومت ہر سال اپنے معاشی اہداف حاصل کرنے کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن ان اعداد و شمار سے معیشت کے اندر موجود بنیادی کمزوریاں پوری طرح ظاہر نہیں ہوتیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چین کے سامنے اب دو مشکل راستے ہیں۔ یا تو وہ موجودہ نظام کو برقرار رکھتے ہوئے مسلسل سست معاشی ترقی قبول کرے، یا پھر بینکوں، مقامی حکومتوں اور قرضوں کے نظام میں بڑی اصلاحات کرے، جن کے فوری اقتصادی اثرات تکلیف دہ ہو سکتے ہیں۔ چین کی صنعتی پیداوار، جدید ٹیکنالوجی اور برآمدات میں کامیابیوں کے باوجود کمزور گھریلو کھپت اور غیر پیداواری سرمایہ کاری طویل مدتی ترقی کے لیے بڑے خطرے بن چکے ہیں۔ تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر بیجنگ نے مالیاتی نظام کی بنیادی خامیوں کو دور نہ کیا تو چین کی دو معاشی ترقی، جسے کبھی عالمی اقتصادی طاقت کے طور پر اس کے عروج کی ضمانت سمجھا جاتا تھا، آنے والے برسوں میں مزید سست پڑ سکتی ہے۔

چینی گاڑیاں قومی سلامتی کے لیے خطرہ، امریکہ کے اتحادی ممالک کو بھی محتاط رہنے کی ضرورت

واشنگٹن۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ چین کی تیار کردہ جدید الیکٹرک اور انٹرنیٹ سے منسلک گاڑیاں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے لیے قومی سلامتی کا ممکنہ خطرہ بنتی جا رہی ہیں۔ ان گاڑیوں میں نصب کیمروں، سینسرز اور مواصلاتی نظام کے ذریعے حساس فوجی معلومات جمع کیے جانے اور انہیں چین منتقل کیے جانے کے خدشات ظاہر کیے گئے ہیں۔ جاپان کے اوکیناوا میں واقع امریکی فضائی اڈے کا دورہ کرنے کے 126 اکتوبر سے چینی کمپنی بی وائی ڈی (BYD) کی گاڑیوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ پابندی نجی گاڑیوں، ٹیکسیوں اور تھیکیداروں کی گاڑیوں پر بھی لاگو ہوگی۔ جنوبی کوریا میں بھی کم از کم 190 چینی ساختہ جدید گاڑیوں کو فوجی تنصیبات میں داخلے کی اجازت حاصل ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ان میں ایف-35 لڑاکا طیاروں کے اڈے اور اہم بحری تنصیبات شامل ہیں۔ تاروے میں ایک فوجی مشق کے دوران چینی ساختہ گاڑیوں میں محفوظ کیمرہ ریکارڈنگ، سفر کے راستوں اور فوجی تنصیبات کے داخلی کوڈز سے متعلق معلومات سامنے آنے کے بعد سکیورٹی خدشات مزید بڑھ گئے ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق جدید گاڑیوں کے سافٹ ویئر کو دور سے کنٹرول کرنے کی صلاحیت بھی تشویش کا باعث ہے۔ کسی ممکنہ فوجی بحران کے دوران ان گاڑیوں کو بند کرنے، ان کی نقل و حرکت متاثر کرنے یا حساس علاقوں کی نگرانی کے لیے ایسی ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کا خدشہ موجود ہے۔ چین کے قومی انٹیلی جنس قانون کے تحت چینی کمپنیوں کو قانونی تقاضوں کے مطابق خفیہ اداروں کے ساتھ تعاون کرنا پڑ سکتا ہے، جس سے گاڑیوں میں جمع ہونے والے ڈیٹا کے تحفظ پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اسرائیل کی فوج نے بھی تقریباً 700 چینی ساختہ گاڑیوں کو فوجی اڈوں سے واپس لینے کا عمل شروع کیا تھا، جبکہ یوکرینڈ نے حساس فوجی تنصیبات میں چینی گاڑیوں کے داخلے پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ امریکہ نے چینی ٹیکنالوجی سے منسلک گاڑیوں کے سافٹ ویئر پر ماڈل سال 2027 اور متعلقہ ہارڈ ویئر پر 2030 سے پابندیاں نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سلامتی کے ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ، جاپان، جنوبی کوریا اور دیگر اتحادی ممالک کو فوجی اڈوں، دفاعی اداروں اور اہم تنصیبات کے اطراف چینی گاڑیوں کے استعمال سے متعلق مشترکہ حفاظتی ضوابط اختیار کرنے چاہئیں۔ تاہم یہ خدشات ممکنہ سکیورٹی خطرات پر مبنی ہیں اور ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تمام چینی گاڑیاں جاسوسی میں استعمال ہو رہی ہیں۔

چین کی زیرِ سمندر مواصلاتی کیبلز کو نقصان پہنچانے کی سرگرمیوں سے تائیوان اور فلپائن کو خطرہ

تائی پے/منیلا۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ چین کی جانب سے زیرِ سمندر انٹرنیٹ اور مواصلاتی کیبلز کو ممکنہ طور پر نشانہ بنانے کی سرگرمیوں نے تائیوان اور فلپائن کے لیے سنگین خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ بیجنگ ان اہم مواصلاتی راستوں کو متاثر کر کے خطے میں اپنی اسٹریٹجک برتری بڑھانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ستمبر میں فلپائن کے ساحلی محافظوں نے ایک چینی تحقیقی جہاز کو صوبہ باتانیس کے جزیرے ابھیات سے تقریباً 68 کلومیٹر دور زیرِ سمندر کیبلز کے قریب مشتبہ سرگرمیوں میں مصروف پایا۔ جہاز نے بار بار پوچھ گچھ کے جواب نہیں دیا اور اپنی اصل پوزیشن کے بارے میں گمراہ کن معلومات نشر کیں۔ تائیوان کے اطراف بھی چینی جہازوں کی غیر معمولی نقل و حرکت اور مواصلاتی کیبلز کو پہنچنے والے نقصان کے واقعات نے خدشات بڑھا دیے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ان سرگرمیوں کا مقصد کسی ممکنہ تنازع کے دوران تائیوان کے انٹرنیٹ، مالیاتی نظام اور بین الاقوامی رابطوں کو متاثر کرنا ہو سکتا ہے۔ تاہم تمام واقعات میں چین کی براہِ راست مداخلت ثابت نہیں ہوئی۔ دنیا کے بین الاقوامی ڈیٹا کا 99 فیصد سے زیادہ حصہ زیرِ سمندر فائبر آپٹک کیبلز کے ذریعے منتقل ہوتا ہے، جبکہ روزانہ 10 ٹریلین ڈالر سے زیادہ کی مالیاتی سرگرمیاں بھی ان پر انحصار کرتی ہیں۔ وفاقی ماہرین نے امریکہ، جاپان، تائیوان اور فلپائن کے درمیان مشترکہ نگرانی، سمندری گشت اور کیبلز کے تحفظ کے لیے تعاون بڑھانے پر زور دیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ زیرِ سمندر مواصلاتی نظام کو نقصان پہنچانا چین کی ممکنہ گرے زون حکمت عملی کا حصہ ہو سکتا ہے، جس کے تحت براہِ راست جنگ کے بغیر حریف ممالک پر دباؤ بڑھایا جاتا ہے۔

بلوچستان میں پاکستانی فورسز کی دو کارروائی

17 مسلح افراد کو مارنے اور ایک اہلکار کی ہلاکت کا دعویٰ

بلوچستان۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ پاکستانی فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) نے یکم نومبر 2026 کو بلوچستان کے اضلاع کچھی اور خاران میں دو الگ الگ انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز کے دوران 17 مسلح افراد کو مارنے کا دعویٰ کیا ہے۔ فوجی بیان میں کہا گیا کہ ضلع کچھی کے علاقے سبی میں کیے گئے آپریشن کے دوران مسلح افراد کی جانب سے شہر میں ناکہ بندی قائم کرنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی، جبکہ کارروائی میں 10 مسلح افراد کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا۔ جائے وقوعہ سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد کرنے کا بتایا گیا ہے۔ اعلامیے میں مزید کہا گیا ہے کہ ضلع خاران میں دوسرے آپریشن کے دوران مسلح افراد کے ایک ٹھکانے کو نشانہ بنایا گیا، جہاں شدید فائرنگ کے تبادلے کے بعد مزید 7 مسلح افراد کو مارنے کا دعویٰ کیا گیا۔ اس کارروائی میں فوج کے 25 سالہ سپاہی حکمت اللہ، ساکن ضلع کرک، کی ہلاکت کی بھی تصدیق کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز بلوچستان کے علاقوں لوشکی، مستونگ اور خاران میں پاکستانی فورسز کو حملوں کے دوران جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ تاہم عسکری حکام کی جانب سے ان حملوں کے حوالے سے کوئی مؤقف سامنے نہیں آیا۔

بلوچستان کے مختلف شہروں میں آزادیٔ صحافت پر پابندیوں کے خلاف احتجاج

بلوچستان۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے مختلف شہروں میں آزادیٔ صحافت پر پابندیوں، صحافیوں اور میڈیا ورکرز کی برطرفیوں اور معاشی استحصال کے خلاف صحافیوں کی جانب سے احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ منگل کے روز کو بہ سمیت مختلف شہروں میں صحافیوں نے پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس "پی ایف یو جے" کے مطالبات کی حمایت میں احتجاج کیا، اس موقع پر تربت پریس کلب کے زیر اہتمام بھی مظاہرہ کیا گیا، جہاں صحافیوں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھیں جبکہ پریس کلب کی عمارت پر سیاہ پرچم لہرایا گیا۔ تربت میں احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے پریس کلب کے صدر حافظ اصلاح الدین سلمی، سابق صدر طارق مسعود اور صحافی الطاف بلیدی نے کہا کہ صحافیوں کو آزادیٔ اظہار پر پابندیوں، انتظامی کارروائیوں اور میڈیا مالکان کے معاشی استحصال کا سامنا ہے، جبکہ متعدد صحافیوں اور میڈیا ورکرز کو ملازمتوں سے فارغ کیا جا رہا ہے۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ برطرف صحافیوں کو بحال کیا جائے، تنخواہوں اور واجبات کی ادائیگی یقینی بنائی جائے، پیکا ایکٹ کے تحت صحافیوں کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں اور آزادیٔ صحافت پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔ انہوں نے صحافیوں کے پیشہ ورانہ، معاشی اور بنیادی حقوق کے تحفظ اور آزادانہ صحافت کے فروغ کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔

تمپ میں پاکستانی فوج کا ڈرون حملہ، بچوں سمیت مقامی آبادی میں خوف و ہراس

بلوچستان۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ دی بلوچستان پوسٹ نیوز ڈیسک کو موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ضلع کیچ کی تحصیل تمپ کے علاقے گلاہو میں پاکستانی فوج نے ڈرون حملہ کیا ہے۔ تحصیلات کے مطابق، آج شام گلاہو میں ایک انگلش لینگویج سینٹر کے قریب واقع نالے میں اس وقت ڈرون حملہ کیا گیا جب بچے وہاں زیر تعلیم تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں فی الحال کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ دھماکے کے بعد طلبہ اور دیگر مقامی افراد میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ واضح رہے کہ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں اس سے قبل بھی مقامی آبادیوں کو ڈرون اور فضائی حملوں کا نشانہ بنایا گیا ہے، جن کے نتیجے میں جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ اس سے قبل قلات، سوراب، بیجی، خضدار اور دیگر علاقوں میں ڈرون حملوں کے خلاف مقامی آبادی کی جانب سے احتجاج بھی کیا جا چکا ہے۔ مقامی آبادی کا مؤقف ہے کہ مسلح افراد کو نشانہ بنانے کے نام پر پاکستانی فورسز اکثر عام شہریوں کو نشانہ بناتی ہیں، جس کے باعث شہری خوف و ہراس کا شکار ہیں اور اپنے ہی گھروں میں خود کو غیر محفوظ محسوس کرتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں اجرتوں کے مطالبے پر ہونے والے احتجاج کے دوران حملے میں گارمنٹ ورکر ہلاک

غازی پور (بنگلہ دیش)۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ پولیس کے مطابق، 30 ہزار ٹکا ماہانہ کم از کم اجرت کے مطالبے کے لیے کیے جانے والے مظاہرے میں، تشدد کے مناظر ریکارڈ کرتے وقت توفیق حسین کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ غازی پور میں 30 ہزار ٹکا ماہانہ کم از کم اجرت کے مطالبے کے لیے ہونے والے احتجاج کے دوران توڑ پھوڑ کی تصاویر اور ویڈیوز بناتے ہوئے زخمی ہونے والا ایک گارمنٹ ورکر ہلاک ہو گیا ہے۔ یونائیٹڈ اسٹائلز لمیٹڈ کے ملازم، 35 سالہ توفیق حسین، کل صبح تقریباً 8 بجے ڈھاکا کے علاقے اتارا میں واقع شن شن جاپان ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے دوران انتقال کر گئے۔ ان کا تعلق گائی بندھا کے علاقے گوبند گنج کے گاؤں دکشن چھایا گھمارپاڑا سے تھا اور وہ غازی پور شہر کے بنگلہ بازار علاقے میں ایک کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ غازی پور میٹروپولیٹن پولیس کے ایڈیشنل کمشنر ہلایت حسین نے ڈی ڈبلیو اسٹار کو بتایا کہ جب توفیق توڑ پھوڑ کی کارروائی کو ریکارڈ کر رہے تھے تو مظاہرین نے انہیں تشدد کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا، "مظاہرین نے پولیس اہلکاروں سمیت کئی لوگوں سے موبائل فون چھین لیے۔ اگر وہ حقیقی مظاہرین ہوتے تو ایسا کیوں کرتے؟ ہزاروں کام بند کر سکتے ہیں، لیکن انہیں گارمنٹ فیکٹریوں میں توڑ پھوڑ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پورا واقعہ عوامی لیگ کی جانب سے منصوبہ بندی کے تحت کروایا گیا تھا۔ ہم ان کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔" پولیس کے مطابق، پیر کی دوپہر تقریباً 2 بجے، جوئے دیب پور پولیس اسٹیشن کے تحت آنے والے علاقے بہادر پور میں، مزدور تو من ٹیکسٹائل فنز لمیٹڈ کے سامنے بہتر اجرتوں کے مطالبے کے لیے احتجاج کر رہے تھے۔ اس دوران، ایک گروہ نے فیکٹری کے احاطے میں توڑ پھوڑ کرنے کی کوشش کی۔ مقامی رہائشیوں اور فیکٹری ورکرز نے انہیں روکنے کی کوشش کی، جس کے نتیجے میں دونوں فریقین کے درمیان بھاگ دوڑ اور جوابی تصادم کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

پاکستان۔ افغانستان کے درمیان تجارتی راستے بند، اسمگلنگ کے راستے کھلے: فضل الرحمٰن

پشاور۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان کی جمعیت علمائے اسلام (جے یو آئی) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے افغانستان کے ساتھ قانونی تجارتی راستوں کی بندش پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ جہاں سرکاری گزرگاہیں بند ہیں، وہیں اسمگلنگ کے راستے بدستور کھلے ہوئے ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن کا کہنا ہے کہ پاکستانی حکام نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے بہانے افغانستان کے ساتھ قانونی تجارتی راستے بند کر دیے ہیں۔ پاکستان کی جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا: "آپ کا استدلال ہے کہ ان فیصلوں کی وجہ دہشت گردی ہے، اور اس میں آپ نے ضم شدہ اور آباد اضلاع سے منسلک علاقوں کو بھی شامل کر لیا ہے۔ آج بھی آپ نے افغانستان جانے والے وہ تمام راستے بند کر دیے ہیں جن کے ذریعے قانونی تجارت ہوتی تھی، جبکہ غیر قانونی راستے اور اسمگلنگ کے ذرائع کھلے ہوئے ہیں۔" ان ناقدین کو جواب دیتے ہوئے جنہوں نے انہیں افغانستان چلے جانے کا مشورہ دیا تھا، فضل الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان ان کا اپنا ملک ہے۔ انہوں نے اپنے ناقدین پر الزام لگایا کہ ان کی تاریخ برطانیہ سے وفاداری کی رہی ہے اور انہیں خبیث کیا کہ وہ اپنے نسب اور تاریخی پس منظر کے بارے میں بتائیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے مزید کہا: "افغانستان پشتونوں اور افغانوں کا بھی وطن ہے۔ پشتون پاکستان میں بھی رہتے ہیں اور ہم ان کی دیکھ بھال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بتائیں کہ آپ کا نسب کیا ہے؟ اپنی تاریخ بیان کریں۔ کیا آپ کے آباؤ اجداد ماضی میں انگریزوں کے وفادار تھے یا نہیں؟ کیا آپ کی تعلیم و تربیت آج بھی اسی بنیاد پر ہے جو انگریزوں نے آپ کو دی تھی؟ اگر ایسا ہے تو پھر میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ کو پاکستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔" آپ برطانیہ چلے جائیں۔" سیاسی تجزیہ کار واحد فقیری نے کہا: "میری رائے میں، یہ پاکستان کے اندرونی اختلافات کو بے نقاب کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ ملک میں کئی نمایاں شخصیات اور سیاست دان پاکستان کی موجودہ پالیسیوں کے مخالف ہیں۔" اس سے قبل بھی پاکستانی سیاست دانوں اور اپوزیشن جماعتوں نے افغانستان کے حوالے سے ملک کی پالیسیوں پر تنقید کی ہے اور ان پالیسیوں پر نظرثانی کا مطالبہ کیا ہے۔

بنگلہ دیش کی گارمنٹ صنعت شدید بحران کا شکار

ڈھاکہ۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والی گارمنٹ صنعت شدید بحران کا شکار ہو گئی ہے۔ ہزاروں مزدوروں کے مسلسل احتجاج، پولیس کے ساتھ پرتشدد جھڑپوں اور صنعتی علاقوں میں بدامنی کے باعث سینکڑوں فیکٹریوں میں کام متاثر ہوا ہے۔ ڈھاکہ، غازی پور، سادار، اشولیہ اور میرپور میں مزدوروں نے تنخواہوں میں اضافے کے مطالبے پر سڑکیں بند کر دیں، جبکہ متعدد مقامات پر فیکٹریوں میں توڑ پھوڑ اور پولیس کے ساتھ جھڑپوں کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے پولیس نے آنسو گیس اور دیگر اقدامات کا سہارا لیا۔ پیر کے روز 679 فیکٹریوں میں کام متاثر ہوا، جبکہ منگل کو بھی متعدد صنعتی علاقوں میں احتجاج اور فیکٹریوں کی بندش جاری رہی۔ مزدوروں کا مطالبہ ہے کہ کم از کم ماہانہ تنخواہ موجودہ 12 ہزار 500 ٹکا سے بڑھا کر 30 ہزار ٹکا کی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلسل مہنگائی، مکانات کے کرایوں، خوراک، بجلی اور گیس کی بڑھتی قیمتوں نے موجودہ تنخواہوں میں گزارہ کرنا تقریباً ناممکن بنا دیا ہے۔ بنگلہ دیش حکومت نے تنخواہوں پر نظرثانی کے لیے چھ رکنی ویج بورڈ قائم کیا ہے، تاہم اس اعلان کے باوجود احتجاج میں کمی نہیں آئی۔ بنگلہ دیش گارمنٹ مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن (بی جی ایم ای اے) کے مطابق، 2002ء سے 2013ء کے دوران منتخب ہونے والے کم از کم 50 فیصد ارکان پارلیمنٹ کا تعلق پہلے سے قائم سیاسی خاندانوں سے تھا۔ پنجاب اور سندھ کی دو بڑی سیاسی جماعتوں میں قیادت کئی نسلوں سے مخصوص خاندانوں کے گرد گھومتی رہی ہے۔ معاشی عدم مساوات کی صورتحال بھی تشویشناک ہے۔ پاکستانی شہریوں کی دبئی میں جائیدادوں کی مالیت تقریباً 11 ارب ڈالر بتائی جاتی ہے، جبکہ لندن میں بھی پاکستانیوں کے کروڑوں ڈالر کے اثاثے موجود ہیں۔ ملک میں طاقتور طبقوں کو حاصل مراعات کی مالیت 17.4 ارب ڈالر تک بتائی گئی ہے، جو قومی پیداوار کے تقریباً 6 سے 8 فیصد کے برابر ہے۔ زمین کی تقسیم میں بھی شدید عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ پاکستان کی صرف 1.1 فیصد آبادی کے پاس مجموعی زمین کا تقریباً 22 فیصد حصہ ہے۔ اس صورتحال نے خصوصاً دیہی سندھ اور جنوبی پنجاب میں جاگیردارانہ اثر و رسوخ کو برقرار رکھا ہے۔ ملک میں غربت کی شرح 2015 میں 24.3 فیصد سے بڑھ کر 2025 میں 28.9 فیصد تک پہنچنے کا تخمینہ پیش کیا گیا ہے۔ بلوچستان میں غربت کی شرح 47 فیصد، خیبر پختونخوا میں 35.3 فیصد، سندھ میں 32.6 فیصد اور پنجاب میں 23.3 فیصد بتائی گئی ہے۔ بے روزگاری کی شرح 7.1 فیصد تک پہنچنے کے ساتھ تقریباً 24 فیصد گھرانے غذائی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ پانچ سال سے کم عمر بچوں میں تقریباً 33.6 فیصد جسمانی نشوونما کی کمی کا سامنا کر رہے ہیں۔ سال 2025 کے دوران تقریباً 7 لاکھ 60 ہزار پاکستانی روزگار کی تلاش میں بیرون ملک چلے گئے۔ نوجوانوں کی سیاسی نمائندگی بھی انتہائی محدود ہے۔

18 سے 35 سال کی عمر کے افراد اور جنسرڈ ووٹروں کا تقریباً 44 فیصد ہیں۔ لیکن پارلیمنٹ میں 30 سال سے کم ممبران کی نمائندگی صرف 2.3 فیصد ہے۔ دوسری جانب صوبائی حکومتوں کے بجٹ کا بڑا حصہ انتظامی اخراجات پر صرف ہو جاتا ہے، جس سے ترقیاتی منصوبوں کے لیے محدود وسائل باقی رہتے ہیں۔ مقامی حکومتوں کو نظرانداز کیے جانے والے فنڈز میں بھی نمایاں کمی آئی ہے، جس کے باعث عوامی خدمات کی فراہمی مزید متاثر ہوئی ہے۔ نئے صوبوں کے قیام کے حامیوں کا مؤقف ہے کہ چھوٹے انتظامی یونٹس کے ذریعے اختیارات عوام کے قریب لائے جا سکتے ہیں۔ ستمبر 2026 کے دوران کیے گئے مختلف عوامی سروے میں 70 فیصد سے زیادہ شہریوں نے نئے صوبوں کے قیام کی حمایت کی، تاہم ان سروے کے نتائج کو پوری آبادی کی نمائندہ رائے قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نئے صوبوں کی تشکیل کے لیے آئینی ترمیم اور متعلقہ صوبائی اسمبلی کی دو تہائی اکثریت کی منظوری ضروری ہے۔ سیاسی جماعتوں کے درمیان اختلافات اس عمل میں بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

چین نے فلپائنی سیاست دانوں پر ناقابل برداشت رویے کا الزام لگایا

منیلا۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ مسلسل بڑھتے ہوئے تناؤ کے درمیان، چین کے وزیر خارجہ وانگ یی نے منگل کو منیلا پر فلپائنی سیاست دانوں پر "بدتمیز، غیر معقول اور ناقابل برداشت" طرزِ عمل کا الزام لگایا۔ منیلا پر زور دیا کہ وہ اپنے چین مخالف بیانات پر لگام ڈالے۔ رائٹرز کے مطابق، وانگ نے فلپائنی وزیر خارجہ تھریسیا لازارو کے ساتھ فون پر بات چیت کے دوران یہ ریمارکس دیے، کیونکہ چین-فلپائن کے تعلقات اس وقت اس کا سامنا کر رہے ہیں جسے انہوں نے بدنیتی پر مبنی مداخلت" قرار دیا۔ وانگ نے کہا، "کچھ فلپائنی سیاست دانوں نے چین کی سرخ لکیروں کو عبور کرتے ہوئے، اپنے سیاسی تعصب اور خود غرضی کی وجہ سے چین پر بار بار حملہ کیا اور اسے بدنام کیا۔" انہوں نے مزید کہا کہ "اس طرح کی گھناؤنی حرکتیں سراسر غیر معقول اور ناقابل برداشت ہیں۔" انہوں نے فلپائن کے بین الاقوامی امیج کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

بھارتی براہموس میزائل ٹیکنالوجی بے مثال
فلپائن کا اظہار اطمینان، مزید دفاعی ساز وسامان خریدنے کا عندیہ

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ فلپائن نے بھارت میں تیار کردہ براہموس سپرسونک کروز میزائل نظام کی کارکردگی اور جدید ٹیکنالوجی پر بھرپور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اسے اپنی دفاعی صلاحیتوں میں ایک اہم اضافہ قرار دیا ہے۔ فلپائن نے مستقبل میں بھارت سے مزید جدید دفاعی ساز وسامان خریدنے کے امکانات بھی ظاہر کیے ہیں۔ بھارت میں فلپائن کے سفیر جوسل ایف۔ اگناسیو نے کہا کہ ان کا ملک براہموس میزائل نظام حاصل کرنے والا پہلا غیر ملکی خریدار بننے پر انتہائی خوش اور فخر محسوس کرتا ہے۔ ان کے مطابق اس معاہدے نے بھارت کو فلپائن کے لیے جدید اور قابل اعتماد دفاعی ٹیکنالوجی فراہم کرنے والے اہم ممالک کی صف میں شامل کر دیا ہے۔ انہوں نے براہموس کی ٹیکنالوجی کو بے مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ سپرسونک کروز میزائل فلپائن کو مؤثر دفاعی صلاحیت فراہم کرتا ہے، جس کا مقصد کسی جنگ میں استعمال کے بجائے ممکنہ خطرات کو روکنا ہے۔ فلپائن نے 2022 میں بھارت کے ساتھ تقریباً 375 ملین امریکی ڈالر کا معاہدہ کیا تھا، جس کے تحت



سمندری سلامتی، جدید ٹیکنالوجی اور علاقائی سفیر نے واضح کیا کہ مزید براہموس میزائل چین میں بڑھتی ہوئی علاقائی کشیدگی کے ساحلی دفاع کے لیے براہموس میزائل حاصل کیا گیا۔ یہ معاہدہ بھارت کی دفاعی برآمدات کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا۔ براہموس میزائل آواز کی رفتار سے تقریباً تین گنا تیز پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اسے بحری و زمینی اہداف کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فلپائن کے لیے یہ نظام خصوصاً بحیرہ جنوبی تناظر میں اہمیت رکھتا ہے۔ فلپائن پہلے ہی بھارت سے فوجی ہیلی کاپٹر، حفاظتی ٹیکنالوجی اور فوجی ٹرک سمیت مختلف دفاعی سامان خرید رہا ہے۔ براہموس معاہدے کے بعد دونوں ممالک کے درمیان زیادہ جدید فوجی ٹیکنالوجی کی خریداری اور دفاعی تعاون کے نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ فلپائن کے خریدنے کا فیصلہ ان کے ملک کی وزارت دفاع اور مسلح افواج کریں گی، تاہم بھارت اب مستقبل کی دفاعی خریداری کے لیے ایک اہم ممکنہ شراکت دار بن چکا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب نئی دہلی میں انڈو پیسفک ریجنل ڈائیلاگ 2026 کا انعقاد کیا جا رہا ہے، جس میں دفاعی تعاون پر تبادلہ خیال ہو رہا ہے۔ بھارت اور فلپائن کے درمیان تعلقات بحر ہند اور بحرالکاہل کے خطے میں نئی دہلی کے بڑھتے ہوئے اسٹریٹیجک کردار اور بھارتی دفاعی صنعت کی بڑھتی عالمی ساکھ کی عکاسی کرتے ہیں۔

چین نے سیکورٹی معاہدے کے تحت جزائر سلیمان کی پولیس کو پانی کی توپیں استعمال کرنے کی تربیت دی

بیجنگ۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ چین جاری سیکورٹی شراکت داری کے حصے کے طور پر جزائر سلیمان کی پولیس کو پانی کی توپوں کے استعمال کی تربیت دینے میں مدد کر رہا ہے، جسے مغرب تنگ کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ چینی سفارت خانے نے منگل کے روز کہا کہ رائل سولومن آئی لینڈز پولیس فورس کے چھ افسران نے تاریخیں بتائے بغیر ایک ہفتہ طویل تربیتی مشق میں حصہ لیا۔ سفارت خانے نے کہا کہ اس پروگرام نے افسران کو ہجوم کو کنٹرول کرنے والی گاڑیوں کے استعمال اور مختلف منظرناموں سے واقف کرانے میں مدد کی جس میں وہ استعمال کی جا سکتی ہیں۔ سفارتخانے نے مزید کہا کہ پروگرام نے ہنرمند واٹر کینن آپریٹرز کے بنیادی ذخائر کو فروغ دیا اور ان کی ہنگامی ردعمل اور فسادات پر قابو پانے کی صلاحیتوں کو موثر طریقے سے بڑھایا، جس سے سولومن جزائر کی سماجی سلامتی اور استحکام کے تحفظ کے لیے مضبوط آلات کی مدد فراہم کی گئی۔ سولومن جزائر نے 2019 میں تائی پے سے بیجنگ کو سفارتی تسلیم کر لیا۔ چین اور بحرالکاہل کے جزیرے کی قوم نے 2022 میں ایک سیکورٹی معاہدے پر دستخط کیے، ایک سال بعد دارالحکومت ہونیارا میں بڑے پیمانے پر فسادات ہوئے جس میں عینکڑوں چینی شہری بے گھر ہو گئے۔ اس شراکت داری نے آسٹریلیا اور امریکہ میں خدشات کو جنم دیا ہے کہ بیجنگ بالآخر بحرالکاہل میں اپنی فوجی موجودگی قائم کر سکتا ہے، اس دعوے کو بیجنگ نے مسترد کر دیا ہے۔ جولائی 2023 میں، دونوں ممالک نے تین سالہ پولیس تعاون کے منصوبے پر دستخط کیے جس میں تربیت، آلات اور تکنیکی مدد شامل ہے۔ یہ اس سال جنوری میں میری نائم پولیسنگ میں پھیل گیا جب چین نے مقامی پولیس کو گشت اور امدادی کارروائیوں کے لیے دو سپیڈ بوٹس عطیہ کیں۔ یہ اعلان اس وقت سامنے آیا جب جزائر سولومن کی نئی حکومت اپنی سیکیورٹی شراکت داری کو دوبارہ متوازن کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

شمال مغربی پاکستان میں پولیو ٹیم کی حفاظت پر مامور 2 پولیس اہلکار حملے میں ہلاک

پشاور۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ منگل کو شمال مغربی پاکستان میں نامعلوم مسلح افراد کے حملے میں انسداد پولیو کے قطرے پلانے والی ٹیم کی حفاظت کرنے والے دو پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے، جب کہ ایک اور زخمی ہو گیا۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) رضا خان کے مطابق، ایک پولیس ٹیم اپنی چوکی سے ملحق ڈنڈ گاؤں کی جانب حفاظتی ٹیکے لگانے والوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے جا رہی تھی جب مسلح حملہ آوروں نے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع مہمند کی تحصیل چنڈیالی میں اس پر گھات لگا کر حملہ کر دیا۔ ڈی پی او خان نے بتایا کہ دو پولیس اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے، جبکہ ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا۔ کسی فرد یا گروہ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ تاہم، کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) اور اس سے منسلک دھڑے اس سے قبل صوبے میں پولیو کے قطرے پلانے والی ٹیموں کو نشانہ بنا چکے ہیں۔ یہ واقعات 27 صوبائی اضلاع میں پانچ سال سے کم عمر کے 8.4 ملین بچوں کو نشانہ بنانے والی چار روزہ انسداد پولیو مہم کے پہلے دن پیش آئے۔ یکم نومبر کو، پولیو کے خاتمے کے لیے ٹیکنیکل ایمرجنسی آپریشن سینٹر (این ای او سی) نے تصدیق کی کہ ضلع خیبر سے پولیو کا ایک نیا کیس سامنے آیا ہے، جس سے اس سال معذوری کی بیماری کی قومی تعداد آٹھ ہو گئی ہے۔ زخمی پولیس اہلکار اور جاں بحق افراد کی لاشوں کو ضلع مہمند کے قصبہ لفتی کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے کر حملہ آوروں کی تلاش کے لیے سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے۔ ایک الگ واقعے میں صوبے کے ضلع ٹانک میں، منگل کو نامعلوم مسلح افراد نے پولیو کے قطرے پلانے والے چار کارکنوں کو اغوا کر لیا۔ ڈی پی او عبدالصمد خان نے بتایا کہ مسلح افراد نے کارکنوں کو نامعلوم مقام پر لے جانے سے پہلے بندوق کی نوک پر پکڑ لیا۔ پولیس اور سیکورٹی فورسز نے ان کی بازیابی کے لیے ملحقہ علاقوں کو گھیرے میں لے کر سرچ آپریشن شروع کیا۔ گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے دونوں واقعات کی مذمت کرتے ہوئے پولیس اہلکاروں کی ہلاکت پر دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے اغوا ہونے والے ہیلتھ ورکرز کی بحفاظت بازیابی کو یقینی بنانے کے لیے متعلقہ حکام کو ہدایات جاری کیں۔ پولیو ورکرز کی حفاظت کے لیے ایک اہم قومی فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور ان کی حفاظت کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی ایشیا ٹیر ازم پورٹل کے مطابق، 2020 سے اب تک خیبر پختونخوا میں پولیو ورکرز کو نشانہ بنانے والے کم از کم 47 حملے رپورٹ ہوئے ہیں، جن کے نتیجے میں 9 افراد ہلاک، 7 زخمی اور 15 سے زائد اغوا ہوئے۔ صوبائی ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے مطابق صوبے بھر میں مہم کے لیے 772,20 وسیشن ٹیمیں تعینات کی گئی تھیں، جن کو تقریباً 000,30 سکیورٹی اہلکاروں کی مدد حاصل تھی۔

پریس فریڈم گروپ نے جیل میں بند سینئر صحافی کے ساتھ غیر انسانی سلوک پر چین پر تنقید کی

نیویارک، 4 نومبر۔ ایم این این۔ ایک مرکز وہ بین الاقوامی پریس فریڈم واچ ڈاگ نے تجربہ کار صحافی ڈونگ یویو کو کینسر کی حالیہ سرجری کے باوجود جیل میں مزدوری کرنے کا حکم دینے پر چینی حکام پر کڑی تنقید کی ہے اور انسانی ہمدردی پر ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے علاج پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے، صحافیوں کے تحفظ کی کمیٹی (سی پی جے) نے کہا کہ 64 سالہ شخص کو کینسر کے ٹیومر کو ہٹانے کے لیے ایک بڑے آپریشن کے چند ہفتوں بعد جیل کا کام دوبارہ شروع کرنے کی ہدایت دینا "غیر انسانی" تھا اور یہ ان کی صحت اور تندرستی کے لیے صریح نظر انداز کی عکاسی کرتا ہے۔ چینی حکام کا یہ غیر انسانی ہے کہ 64 سالہ ڈونگ یویو سے بڑی سرجری کے ہفتوں بعد جیل میں مزدوری دوبارہ شروع کرنے کی توقع رکھنا اور اپنی زندگی کے لیے صریح نظر انداز کی ظاہر کرتا ہے۔ ڈونگ یویو کو جاسوسی کے جھوٹے الزام میں جیل میں بھی نہیں ہونا چاہیے۔ چینی حکام کو جیل کے تمام مزدوری کے مطالبات کو روکنا چاہیے اور اسے انسانی بھدردی کی بنیادوں پر رہا کرنا چاہیے۔ سی پی جے کے مطابق، ڈونگ، جو سرکاری ادارے کوانگمنگ ڈیلی کے ایڈیٹر اور کالم نگار تھے، کو 2022 میں بیجنگ میں ایک جاپانی سفارت کار کے ساتھ کچھ کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا۔ اسے نومبر 2024 میں جاسوسی کے جرم میں سزا سنائی گئی تھی اور اسے سات سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ اپنے خاندان کا حوالہ دیتے ہوئے، تنظیم نے کہا کہ ڈونگ کو 12 اکتوبر کو جیل میں مزدوری دوبارہ شروع کرنے کا حکم دیا گیا تھا، بیجنگ کے جیل ہسپتال میں اگست میں اس کی سرجری کے چند ہفتوں بعد۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے بعد سے ان کی صحت خراب ہو گئی تھی۔ سی پی جے نے کہا کہ ٹیومر کا اس سال مئی میں پتہ چلا تھا، جب ڈونگ کو دل کی دھڑکن اور وزن میں کمی کے ساتھ ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ اس کے اہل خانہ نے سی پی جے کو بتایا کہ اسے مارچ میں بیجنگ جیل سے جنوب مشرقی شہر تیانجن کے جاوبائی پر سکونشل کیا گیا تھا، جو خاندان کے بیجنگ گھر سے تقریباً 168 کلومیٹر دور ہے۔ اس سال کے شروع میں، رپورٹرز وداؤٹ بارڈرز نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ بیجنگ پر دباؤ بڑھائے کہ ڈونگ کی طبی پیرول پر رہائی کو یقینی بنایا جائے اور اسے علاج کے لیے بیرون ملک سفر کرنے اور اپنے خاندان کے ساتھ دوبارہ ملنے کی اجازت دی جائے۔ چین میں جیلوں کے بگڑتے ہوئے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے، RSF ایشیا پیسیفک کی ایڈوکیسی منیجر، الیگزینڈرا بیلا کو سکانے کہا، ہمیں ڈونگ یویو کی صحت کے بارے میں گہری تشویش ہے۔ چینی جیلیں اپنے خوفناک حالات، آزاد اور اعلیٰ معیار کی طبی امداد کی کمی، اور قیدیوں کی خیریت کو نظر انداز کرنے کے لیے بدنام ہیں۔

فضل الرحمٰن کا عوامی تحریک شروع کرنے کا اشارہ

مانسہرہ۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے منگل کے روز یہاں کہا کہ ان کی جماعت حکومت کو کبھی بھی ملک کے قدرتی وسائل لوٹنے اور عوام کو ان کے جمہوری حقوق سے محروم کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ انہوں نے کارکنوں کے ایک کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا، حکومت قوم کو تقسیم کرنا اور تنازعات پیدا کرنا چاہتی ہے تاکہ قدرتی وسائل کو لوٹا جا سکے۔ ہم اسے جمہوریت، سیاست اور عوام کے حقوق کو نقصان پہنچانے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ جے یو آئی (ف) ایسی عوام دشمن پالیسیوں اور اقدامات کے خلاف ڈٹ کر کھڑی ہے۔" اس موقع پر انہوں نے سڑکوں پر احتجاج (عوامی تحریک) شروع کرنے کا اشارہ بھی دیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کے ہزارہ ڈویژن کے سابق صدر ملک وحید نے پیپلز پارٹی سے راہیں جدا کرنے کے بعد سے جے یو آئی (ف) (میں شمولیت کا اعلان کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے پرجوش کارکنوں پر زور دیا کہ وہ ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے رہیں کیونکہ وہ عوامی تحریک شروع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "میں آپ کو ملک کی سب سے طاقتور قوت کے طور پر دیکھتا ہوں۔" جے یو آئی (ف) (حکومت کو قدرتی وسائل لوٹنے کی اجازت نہیں دے گی انہوں نے کہا، "آپ کو ظلم اور مشکلات کے خلاف ڈٹ کر کھڑا ہونا چاہیے، کیونکہ اس تاریک موڑ پر کسی اور جماعت کے کارکنوں میں کھڑے ہونے کی ہمت نہیں ہے۔" انہوں نے کہا کہ جے یو آئی (ف) (واحد سیاسی قوت ہے جو پارلیمنٹ کے اندر اور باہر، بشمول وہ طاقت کے غیر قانونی مراکز کہتے ہیں، ان کے خلاف، نیز ملک دشمن پالیسیوں اور غیر ملکی طاقتوں کی مداخلت کے خلاف آواز اٹھا کر ایک حقیقی اپوزیشن کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ہم کسی کو بھی دہشت گردی کے نام پر غیر پختونخوا کو لوٹنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ صوبے کے قدرتی وسائل پر یہاں کے مقامی باشندوں کا برابر کا حق ہے۔" جے یو آئی (ف) کے سربراہ نے گزشتہ حکومتوں کی انتہا درجہ دہشت گردی کی پالیسیوں کی افادیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لیے اربوں ڈالر موصول ہوئے اور 2010 سے اب تک 13 آپریشنز کیے گئے، اس کے باوجود عسکریت پسندی میں اضافہ ہوتا رہا اور بے گناہ لوگ مارے جا رہے ہیں۔

بھارت کی پہلی ہائیڈروجن ٹرین نے ریلوے ٹیکنالوجی میں نئی تاریخ رقم کی

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت نے ماحول دوست ریلوے ٹیکنالوجی کے شعبے میں اہم پیش رفت کرتے ہوئے اپنی پہلی ہائیڈروجن سے چلنے والی مسافر ٹرین متعارف کرائی ہے، جو نہ ڈیزل استعمال کرتی ہے اور نہ ہی اسے چلانے کے لیے اوپر نصب بجلی کی تاروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ ٹرین ہائیڈروجن کی مدد سے خود بجلی پیدا کرتی ہے اور اس کے چلنے کے دوران صرف پانی اور حرارت خارج ہوتی ہے۔ گرین ریل نامی اس ٹرین کا افتتاح 17 جولائی 2026 کو ہریانہ کے جند اور سونی پت کے درمیان کیا گیا تھا۔ دس ڈبوں پر مشتمل اس ٹرین میں آٹھ مسافر کوچ اور دو پاور کاریں شامل ہیں۔ اس کی مجموعی طاقت 2400 کلوواٹ ہے، جبکہ اسے 75 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلانے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس جدید ٹرین کی سب سے اہم خصوصیت اس کا ہائیڈروجن فیول سیل نظام ہے۔ ٹرین میں خصوصی ٹینکوں میں محفوظ ہائیڈروجن کو ہوا میں موجود آکسیجن کے ساتھ ایک کیمیائی عمل سے گزارا جاتا ہے، جس سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ یہی بجلی موٹروں کو چلاتی ہے اور ٹرین آگے بڑھتی ہے۔ اس عمل میں ڈیزل یا کسی دوسرے ایندھن کو جلانے کی ضرورت نہیں پڑتی، اس لیے ٹرین سے روایتی دھواں یا کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج نہیں ہوتی۔ ٹرین میں جدید لیتھیم آئرن فاسفیٹ بیٹریاں بھی نصب کی گئی ہیں، جو رفتار بڑھانے کے دوران اضافی بجلی فراہم کرتی ہیں۔ بریک لگاتے وقت پیدا ہونے والی توانائی کا ایک حصہ دوبارہ بیٹریوں میں محفوظ کیا جا سکتا ہے، جس سے توانائی کے استعمال میں بہتری آتی ہے۔ بھارتی ریلوے نے جند میں ہائیڈروجن کی پیداوار اور فراہمی کے لیے خصوصی مرکز قائم کیا ہے۔ یہاں پانی کو بجلی کی مدد سے ہائیڈروجن اور آکسیجن میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس مرکز میں تقریباً 3000 کلوگرام ہائیڈروجن ذخیرہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ ہائیڈروجن کو انتہائی دباؤ کے تحت خصوصی ٹینکوں میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ حفاظت کے لیے ٹرین میں گیس کے اخراج، آگ، دھوئیں اور غیر معمولی حرارت کی نشاندہی کرنے والے جدید سینسر، خودکار حفاظتی نظام اور وینٹی لیشن کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ بھارتی ریلوے کے مطابق ابتدائی آپریشن کے دوران ٹرین نے 1200 کلومیٹر سے زیادہ سفر مکمل کیا اور 3200 لیٹر سے زائد ڈیزل کی بچت کی۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ ہائیڈروجن ٹرین کی مجموعی ماحولیاتی افادیت اس بات پر منحصر ہے کہ ہائیڈروجن پیدا کرنے کے لیے استعمال ہونے والی بجلی کس ذریعے سے حاصل کی جاتی ہے۔ شمسی یا ہوائی توانائی سے تیار کردہ گرین ہائیڈروجن زیادہ ماحول دوست ثابت ہو سکتی ہے۔ بھارت کا 99 فیصد سے زیادہ براڈ گیج ریلوے نیٹ ورک پہلے ہی بجلی سے چلنے کے قابل بنایا جا چکا ہے۔ ایسے میں ہائیڈروجن ٹرینوں کو خصوصاً ان راستوں کے لیے اہم سمجھا جا رہا ہے جہاں بجلی کی تاریں نصب کرنا مشکل یا مہنگا ہو۔ اس منصوبے کی کامیابی مستقبل میں بھارت کے دیگر ریلوے راستوں پر ہائیڈروجن ٹیکنالوجی کے استعمال کی راہ ہموار کر سکتی ہے۔ یہ پیش رفت صاف توانائی، مقامی ٹیکنالوجی اور جدید ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں بھارت کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کی عکاسی کرتی ہے۔

بھارت اور ڈنمارک کے درمیان سبز توانائی میں تعاون بڑھانے پر اتفاق

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت اور ڈنمارک نے قابل تجدید توانائی کے شعبے میں اپنی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے اور سمندری ہوا سے بجلی کی پیداوار، گرین ہائیڈروجن اور جدید توانائی نظام کے فروغ میں تعاون بڑھانے پر بات چیت کی ہے۔ ڈنمارک کے وزیر برائے کاروبار و مسابقت مارٹن لیڈگارڈ نے نئی دہلی میں بھارت کے مرکزی وزیر برائے نئی و قابل تجدید توانائی پرہلاد جوشی سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے صاف توانائی کی نئی ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری اور بجلی کے نظام میں قابل تجدید توانائی کے بہتر استعمال کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ بھارت اور ڈنمارک کے درمیان توانائی کے شعبے میں تعاون کی تاریخ تقریباً 30 سال پرانی ہے۔ ڈنمارک نے چین میں بھارت کے جینٹل انسٹی ٹیوٹ آف وِنڈ انرجی کے قیام میں بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔ بھارت اس وقت تقریباً 60 گیگاواٹ ہوا سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت سے تقریباً آٹھ گنا زیادہ ہے۔ بھارت نے 2030 تک اس صلاحیت کو 100 گیگاواٹ تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ ڈنمارک کے وزیر نے کہا کہ سبز توانائی کی طرف منتقلی معاشی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ نئی سرمایہ کاری، روزگار اور صنعتی ترقی کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ ان کے مطابق بھارت کی وسیع منڈی اور ڈنمارک کی جدید ٹیکنالوجی دونوں ممالک کے لیے اہم مواقع فراہم کرتی ہیں۔ نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں منعقدہ بھارت رینیو ایبل انرجی سمٹ 2026 کے دوران ڈنمارک کے خصوصی اجلاس میں توانائی کے مختلف نظاموں کو مربوط کرنے، بجلی کی فراہمی کو محفوظ بنانے اور صاف توانائی کے استعمال کو بڑھانے پر توجہ دی گئی۔ اس موقع پر بھارت کی قابل تجدید توانائی کی منڈی سے متعلق ایک اہم رپورٹ بھی جاری کی گئی، جس کے مطابق گزشتہ ایک دہائی کے دوران ملک کی قابل تجدید توانائی کی صلاحیت چار گنا بڑھ کر 300 گیگاواٹ سے تجاوز کر گئی ہے۔ ڈنمارک نے بین الاقوامی شمسی اتحاد کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔ بھارت کے بعد ڈنمارک اس اتحاد کو سرکاری سطح پر مالی تعاون فراہم کرنے والے بڑے ممالک میں شامل ہے۔ ڈنمارک نے 2024 سے 2026 کے دوران شمسی توانائی کے شعبے میں صلاحیت سازی کے لیے دو کروڑ ڈینش کرونر مختص کیے ہیں، جن سے گھانا اور تنزانیہ میں شمسی ٹیکنالوجی کے تربیتی مراکز کے قیام میں بھی مدد فراہم کی گئی ہے۔ بھارت اور ڈنمارک کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون صاف توانائی، جدید ٹیکنالوجی اور توانائی کی سلامتی کے شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو نئی جہت دینے کی کوششوں کا حصہ ہے۔

بھارت کا 2047 تک ساحلی جہاز رانی کا حصہ اور کروز کی ترقی کو دوگنا کرنے کا ہدف: سونوال



نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونوال نے منگل کو کہا کہ حکومت کا مقصد 2047 تک ہندوستان کی مال برداری کا نقل و حمل میں ساحلی اور اندرون ملک آبی گزرگاہوں کی ترسیل کا حصہ دوگنا کرنا ہے، جبکہ 2029 تک دس لاکھ سمندری کروز مسافروں کو نشانہ بنانا ہے۔ کروز بھارت مشن، جس کا خاکہ سونوال نے پوری، اڈیشہ میں ساحلی اور کروز شپنگ کو مضبوط بنانے سے متعلق وزارت کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا، سونوال نے یہ بھی اعلان کیا کہ پوری انٹرنیشنل کروز ٹرمینل کو پارادیپ پورٹ اتھارٹی (پی پی اے) اڈیشہ حکومت کے ساتھ شراکت میں 500,1 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے تیار کرے گا۔ بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے وزیر مملکت شانتنو ٹھاکر اور آٹھ ممبران پارلیمنٹ نے میٹنگ میں شرکت کی، جہاں وزارت کے سکریٹری نے ساحلی اور کروز شپنگ کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کا تعارف کرایا۔ سونوال نے کہا، پچھلے 12 سالوں میں وزیر اعظم نریندر مودی کے دور میں، ہندوستان کے سمندری شعبے میں بڑے بدلاؤ پر تبادلہ خیال آئی ہیں۔ "ساحلی کارگو میں نمو پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ہندوستانی بندرگاہوں پر ویٹڈ کارگو گزشتہ 12 سالوں میں 74 ملین میٹرک ٹن سے بڑھ کر 177 ملین میٹرک ٹن ہو گیا ہے، جس میں تقریباً 140 فیصد اضافہ درج کیا گیا ہے۔ سونوال نے کہا، وزیر اعظم نریندر مودی کی متحرک قیادت میں، ہماری ساحلی پٹی اور ہمارے دریاؤں کو ترقی کے انجن میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ کونسل کا کارگو پر دھوئیں اسکیم اور کروز بھارت مشن سمندر کے ذریعے زیادہ کارگو منتقل کریں گے اور ہمارے ساحلوں پر زیادہ سیاحوں کو لائیں گے، روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور ماحولیات کی حفاظت ہوگی۔

بھارت اور جرمنی نے اسٹریٹجک انرجی پارٹنرشپ کے ذریعے تعلقات کو مضبوط کیا

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ جرمن سفارت خانے کے منسٹر کونسلر الیگزینڈر کالیگارو نے کہا کہ ہندوستان اور جرمنی توانائی کے اہم شعبوں بشمول گرڈ کی توسیع، بیٹری اسٹوریج، اہم معدنیات اور گرین ہائیڈروجن میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کے خواہاں ہیں۔ انڈیا-جرمن انرجی فورم کے 20 سال مکمل ہونے کے موقع پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ دوطرفہ بات چیت کو آسان بنانے کے لیے دونوں حکومتوں کی طرف سے قائم کردہ پلیٹ فارم، کمپنیوں، اختراع کاروں، فنانسرز اور محققین کو اکٹھا کرنے والے باہمی تعاون کے فورم میں تبدیل ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ان اسٹیک ہولڈرز کی مسلسل شرکت نے اس فورم کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جس میں جرمن سفارت خانہ معاون کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے ہندوستان-جرمنی دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے میں توانائی کے تعاون کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتے ہوئے کہا، توانائی تعاون ہند-جرمن باہمی تعاون کے اہم ستونوں میں سے ایک ہے، اور یہ بہت اہم ہے کیونکہ یہ بہت سے دوسرے شعبوں کو چھوتا ہے" اور اسے "ایک انجن کے طور پر بیان کیا جو ہمارے مشترکہ تعاون کو آگے بڑھاتا ہے۔ شراکت داری پر تبصرہ کرتے ہوئے، کالیگارو نے انڈو-جرمن انرجی فورم کی 20 سالہ کامیابی کو توانائی کے شعبے میں تعاون کو گہرا کرنے کے لیے دونوں ممالک کے مضبوط سیاسی عزم کو قرار دیا۔ انڈو-جرمن انرجی فورم، 20 سالوں سے چل رہا ہے اور بہت کامیاب رہا ہے کیونکہ یہ توانائی کے شعبے پر مل کر کام کرنے کے لیے دونوں طرف سے مضبوط سیاسی عزم پر مبنی ہے، اور کیونکہ یہ ایک ایسا موضوع ہے جو اس وقت بہت اہم تھا اور اب بھی بہت اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فورم بدلتی ہوئی ترجیحات کو اپناتے ہوئے متعلقہ رہا ہے۔

یو کے پی این پی نے پاک مقبوضہ جموں وکشمیر میں حقوق کی خلاف ورزیوں پر تشویش ظاہر کی

مظفر آباد۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ یونائیٹڈ کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی (یو کے پی این پی) کے ترجمان سردار ناصر عزیز خان نے پاک مقبوضہ جموں وکشمیر (پی او جے کے) میں جاری محاصرے، داخلی راستوں کی بندش، شہریوں کی ہلاکتوں اور انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے، جبکہ مشترکہ عوامی کمیٹی (یو جے اے سی اے) کی جاری پرامن جدوجہد کے لیے پارٹی کی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں حکومت پاکستان سے مبینہ ناکہ بندی ختم کرنے، جبر بند کرنے اور جے اے سی کے ساتھ غیر مشروط مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ راولاکوٹ میں مبینہ طور پر جاری ہونے والے دو منٹ زد نوٹیفکیشن کو اجاگر کرتے ہوئے، یو کے پی این پی کے ترجمان نے کہا کہ پونچھ کے ڈپٹی کمشنر نے مبینہ طور پر شہر میں فوٹو گرافی اور ویڈیو ریکارڈنگ پر پابندی لگانے کا حکم جاری کیا تھا۔ ایک اور نوٹیفکیشن، مبینہ طور پر آر پی پبلک سکول، چیک بازار، راولاکوٹ کے پرنسپل کی طرف سے جاری کیا گیا، جس میں طلبا کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی روزانہ کی نقل و حرکت اشعول ان کے ٹھکانے اور واپسی کے اوقات کو ظاہر کریں۔ خان کی پوسٹ کے مطابق، رپورٹ کردہ ہدایات نے انفرادی رازداری، بچوں کے حقوق، نگرانی اور آزادی اظہار سے متعلق سوالات اٹھائے ہیں۔

پشاور میں اساتذہ کا یو این ایچ سی آر کی جانب سے 'اچانک برطرفی' کے خلاف احتجاج

پشاور۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ سینکڑوں پاکستانی اساتذہ، جنہوں نے دہائیوں تک مہاجر کیمپوں میں افغان بچوں کو تعلیم فراہم کی، لیکن انہیں بغیر کسی مالی امداد کے ملازمت سے نکال دیا گیا، نے منگل کے روز اس 'اچانک برطرفی' کے خلاف احتجاج کیا۔ کل 291 اساتذہ، جو گزشتہ 35 سے 40 سالوں سے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے زیر اہتمام افغان بچوں کو تعلیم دے رہے تھے، کو بغیر کسی پیشگی اطلاع یا مالی امداد کے ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ متاثرہ اساتذہ، جن میں 100 مرد اور 191 خواتین شامل ہیں، کو مبینہ طور پر 31 اکتوبر کو ملازمت سے برطرف کیا گیا۔ ان کا تعلق پشاور، مردان، مہمند گرہ، نوشہرہ، صوابی، ہری پور، کوہاٹ، ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، لکی مروت، ٹانک، چکدرہ اور جلالہ خیر گڑھ سے ہے۔ برطرف کیے گئے اساتذہ نے اپنی دہائیوں پر محیط خدمات کے بدلے معاوضے اور مالی امداد کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کی قیادت شکیل احمد اور خواتین اساتذہ کی سربراہ فرحانہ درانی نے کی۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے شکیل احمد نے کہا کہ انہوں نے اپنی زندگی کے تقریباً چار دہائیاں مہاجر کیمپوں میں افغان بچوں کو تعلیم دینے کے لیے وقف کر دیں، لیکن انہیں محض ایک انتظامی فیصلے کے ذریعے، بغیر کسی نوٹس یا مالی امداد کے ملازمت سے نکال دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ افغان مہاجر کیمپوں میں قائم اسکولوں میں دہائیو

وزیر تجارت پیوش گوئل کی ڈنمارک کے وزیر سے ملاقات
تجارت اور سرمایہ کاری کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا گیا

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان لیڈ بیگارڈ کے ساتھ دو طرفہ میٹنگ کی۔ میں ڈنمارک کے سفیر راسس ابیلڈ گارڈ ڈنمارک کمپنیاں پہلے ہی ہندوستان میں



کے وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے 3 نومبر 2026 کو نئی دہلی میں ڈنمارک کے وزیر برائے تجارت اور مسابقت مارٹن بات چیت میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ہندوستان کرسٹینسن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر میٹنگ کی تفصیلات شیئر کیں، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ 250 سے زیادہ کام کر رہی ہیں، جو ملک کی اقتصادی ترقی میں حصہ ڈال رہی ہیں۔ انہوں نے تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے ہونے والی بات چیت میں شرکت پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس دن کے اوائل میں، انڈیا رینیوایبل انرجی سمٹ 2026 کے دوران، لیڈ بیگارڈ نے ہندوستان کے نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر پرہلاد جوشی سے ملاقات کی۔ انہوں نے قابل تجدید توانائی کے شعبے میں تعاون کو فروغ دینے کے طریقے تلاش کیے اور صاف توانائی سے متعلق نئے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ جوشی نے ہندوستان کے تیزی سے بڑھتے ہوئے قابل تجدید توانائی کے شعبے میں دستیاب سرمایہ کاری کے وسیع مواقع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ڈینش کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ تکنیکی شراکت داری، مشترکہ منصوبوں اور مقامی مینوفیکچرنگ کے ذریعے مزید مشغول ہوں۔ دونوں وزراء نے ہندوستان-ڈنمارک گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مضبوط بنانے اور صاف توانائی کے تعاون کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ 2 نومبر کو، لیڈ بیگارڈ نے ممبئی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے بحری امور، گرین شپنگ، ٹیکنالوجی، تجارت اور سرمایہ کاری پر بات چیت کی۔ انہوں نے ڈنمارک اور مہاراشٹر کے یکساں اقتصادی تھیم پر تبصرہ کیا، جو تعاون کے وسیع مواقع کی نشاندہی کرتا ہے۔

ہندوستان اور نیپال کے درمیان تعلقات
مزید مضبوط بنانے پر بات چیت

کٹھمنڈو۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان کے خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے بدھ کے روز نیپال کے وزیر خارجہ شیشر کھتال سے ملاقات



کی۔ اس دوران دونوں ملکوں کے درمیان کثیر الجہتی شراکت داری کو مزید وسعت دینے اور دیرینہ دوستانہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ نیپال کی وزارت خارجہ نے یہ اطلاع دی۔ وکرم مصری بدھ کی صبح کٹھمنڈو پہنچے، جہاں انہوں نے وزارت خارجہ میں نیپال کے وزیر خارجہ شیشر کھتال سے خیر سگالی ملاقات کی۔ نیپال کی وزارت خارجہ کے ایک بیان کے مطابق، اس موقع پر کھتال نے کہا کہ نیپال اور ہندوستان کے درمیان قریبی تعلقات ایک نئی بلندی تک پہنچیں گے۔ بیان میں کہا گیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوطرفہ تعاون کے مختلف پہلوؤں، جن میں توانائی، تجارت، کھیل اور تعلیم شامل ہیں، پر بات چیت ہوئی۔ اس کا مقصد دونوں ملکوں کے کثیر الجہتی تعلقات کو مزید مستحکم کرنا اور تاریخی دوستی کو نئی گہرائی دینا ہے۔ ہندوستانی خارجہ سکریٹری کا یہ 2 روزہ سرکاری دورہ نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ کے تجویز دورہ نئی دہلی کی تیاریوں کے سلسلے میں اہم سمجھا جا رہا ہے۔ نیپال کی وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکریٹری گیندر راج بھنڈاری اور نیپال میں ہندوستان کے نئے مقرر کردہ سفیر سدھاکر دلیلا نے بدھ کے روز ترجمون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر وکرم مصری کا استقبال کیا۔ مصری نیپال کے خارجہ سکریٹری امرت بہادر رائے کی دعوت پر وہاں پہنچے ہیں۔ ان کے دورے کا بنیادی مقصد نیپالی وزیر اعظم بالیندر شاہ کے تجویز دورہ ہندوستان اور دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کرنا ہے۔ وزارت خارجہ کے ذرائع کے مطابق، وکرم مصری کی نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ سے بھی ملاقات متوقع ہے۔ شاہ نومبر کے آخری ہفتے میں ہندوستان کے سرکاری دورے پر آ سکتے ہیں۔ ہندوستان کے خارجہ سکریٹری کا جولائی 2024 میں عہدہ سنبھالنے کے بعد یہ کٹھمنڈو کا دوسرا دورہ ہے۔

بھارت اور پولینڈ کے درمیان تکنیکی تعلقات میں مضبوطی

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت ذہانت (AI)، اہم معدنیات اور دیگر یورپین آزاد تجارتی معاہدے (FTA) کے مہینوں میں نافذ العمل ہو جائے گا۔ وزارت



کے وزیر مملکت برائے تجارت و صنعت، جتین پرساد نے دورہ پولینڈ کے دوران، دونوں ممالک نے سبھی کنڈکٹرز، مصنوعی ذہانت اور اہم معدنیات کے شعبے میں تیزی سے ترقی کرتے ہوئے عالمی توانائی منڈی کی ایک اہم طاقت بن کر ابھرا ہے۔ ملک میں شمسی، ہوائی اور دیگر صاف توانائی کے ذرائع کی صلاحیت گزشتہ ایک دہائی کے دوران تقریباً چار گنا بڑھ کر 300 گیگاواٹ سے تجاوز کر گئی ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق بھارت دنیا میں قابل تجدید توانائی کی دوسری سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی منڈی بن چکا ہے۔ شمسی توانائی کے ماڈیول تیار کرنے کے معاملے میں بھی بھارت دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ بھارت نے 2025 میں اپنی مجموعی نصب شدہ بجلی کی صلاحیت کا 50 فیصد غیر فوسل ایندھن کے ذرائع سے حاصل کرنے کا ہدف مقررہ وقت سے پانچ سال پہلے حاصل کر لیا تھا۔ یہ کامیابی ملک کی توانائی پالیسی میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔ قابل تجدید توانائی میں سرمایہ کاری کے باعث بھارت نے 2011 سے 2025 کے درمیان کوئلے اور قدرتی گیس کی درآمدات پر 100 ارب امریکی ڈالر سے زیادہ کی بچت کی ہے۔ اندازہ ہے کہ 2030 تک مجموعی بچت دوگنی سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ اگر بھارت نے 2010 کے بعد شمسی، ہوائی اور حیاتیاتی توانائی کی صلاحیت میں اضافہ نہ کیا ہوتا تو 2025 میں کوئلے کی درآمدات تقریباً 11 کروڑ ٹن زیادہ ہوتیں۔ بھارت کی قابل تجدید توانائی کی مجموعی صلاحیت 2030 تک تقریباً 530 گیگاواٹ پہنچنے کی توقع ہے۔ نئی صلاحیت میں 80 فیصد سے زیادہ حصہ شمسی توانائی کا ہوگا۔ اس پیش رفت سے بھارت 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر فوسل بجلی کی صلاحیت حاصل کرنے کے اپنے قومی ہدف کی جانب بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بھارت میں شمسی توانائی کی پیداواری لاگت دنیا کی کم ترین شرحوں میں شامل ہو چکی ہے۔ مسابقتی نیلامیوں، بڑے سولر پارکس اور بجلی کی ترسیل کے بہتر نظام نے صاف توانائی کو روایتی ذرائع کے مقابلے میں زیادہ سستا اور قابل رسائی بنایا ہے۔ سال 2025 میں شروع ہونے والے شمسی توانائی کے منصوبوں کی بجلی کی قیمت کوئلے سے پیدا ہونے والی بجلی کی اوسط لاگت سے تقریباً 40 فیصد کم رہی۔ بھارت شمسی اور ہوائی توانائی کو یکجا کرنے والے ہائبرڈ منصوبوں میں بھی عالمی سطح پر نمایاں مقام حاصل کر چکا ہے۔ 2025 میں ملک نے 15 گیگاواٹ کے ہائبرڈ منصوبوں کی نیلامی کی، جبکہ مجموعی نیلام شدہ صلاحیت 64 گیگاواٹ تک پہنچ گئی۔ گھروں کی چھتوں پر سولر پینل نصب کرنے، زرعی پمپوں کو شمسی توانائی سے چلانے اور صنعتوں میں صاف بجلی کے استعمال کو فروغ دینے والی اسکیمیں بھی توانائی کے شعبے میں تبدیلی کو تیز کر رہی ہیں۔ بھارت کی شمسی پینل تیار کرنے کی سالانہ صلاحیت ستمبر 2026 تک تقریباً 225 گیگاواٹ پہنچ گئی۔ اس توسیع سے عالمی سپلائی چین میں چین پر انحصار کم کرنے اور بھارت کو صاف توانائی کی مصنوعات کا بڑا برآمد کنندہ بنانے کے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ قابل تجدید توانائی کے علاوہ حیاتیاتی ایندھن کی پیداوار میں بھی بھارت نے نمایاں ترقی کی ہے۔ 2020 سے 2025 کے درمیان ملک میں بائیو فیول کی پیداوار میں چھ گنا بڑھ گئی۔

تجارت و صنعت نے ایک سرکاری بیان میں کہا: "یہ دورہ گزشتہ ماہ پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک کے دورہ بھارت کے بعد ہوا ہے اور یہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے دو طرفہ تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔۔۔ دورے کے دوران، شری جتین پرساد نے پولینڈ کے نائب وزیر اعظم اور وزیر برائے ڈیجیٹل امور، کرزسٹوف گاوکوسکی سے ملاقات کی۔ بات چیت کا مرکز مصنوعی ذہانت (AI)، سیمی کنڈکٹرز، ڈیٹا سینٹرز اور سائبر سیکیورٹی سمیت ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں دو طرفہ تعاون کو بڑھانا تھا۔" پرساد کے ہمراہ 12 بھارتی کمپنیوں پر مشتمل ایک کاروباری وفد بھی موجود تھا۔ پولینڈ کی وزارت خارجہ میں سیکرٹری آف اسٹیٹ، انسیس مچیکی کے ساتھ ایک الگ ملاقات میں، پرساد نے 'بھارت-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے' سے پیدا ہونے والے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر موصوف نے زرعی ٹیکنالوجی اور فوڈ پروسیسنگ کے شعبوں میں وسیع تر تعاون کے امکانات اجاگر کیے اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے مزید مواقع پیدا کرنے پر زور دیا۔

وزیر مملکت مارگریتھا نے میڈرڈ کے دورے
پر عالمی جنوبی تعلقات پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ امور خارجہ کی وزیر مملکت چیتر امارگریتھا نے میڈرڈ میں ایسوسی ایشن آف کیریبین اسٹیٹس کے سکریٹری جنرل نیومی اسپوڈوجا میڈریڈ سے ملاقات کی اور گلوبل ساؤتھ کے ساتھ خاص طور پر گریٹر کیریبین خطے میں ہندوستان کی شمولیت پر تبادلہ خیال کیا۔ مارگریتا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر کہا، "ایسوسی ایشن آف کیریبین اسٹیٹس کے سکریٹری جنرل، نیومی اسپوڈوجا میڈریڈ سے میڈرڈ میں مل کر خوشی ہوئی۔ ہماری بات چیت گلوبل ساؤتھ کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت پر مرکوز رہی، خاص طور پر گریٹر کیریبین خطے میں۔ وزیر مملکت نے دو طرفہ تعاون کو گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایسوسی ایشن کے ٹیکنائل اور سیاحت کے شعبوں کے کاروباری نمائندوں سے ملاقات کی۔" ایسوسی ایشن کے ٹیکسٹائل اور سیاحت کے شعبوں کے کاروباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کی۔ ٹیکسٹائل کی تجارت، سورسنگ، مینوفیکچرنگ، پائیدار ٹیکسٹائل، سرمایہ کاری اور سیاحت میں ہندوستان-ایسوسی ایشن تعاون کو مضبوط کرنے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا، جبکہ لوگوں کے درمیان تعلقات کو بڑھانے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ مارگریتا نے میڈرڈ میں مہاتما گاندھی کے مجسمے پر بھی پھول چڑھائے اور عالمی امن اور ہم آہنگی کے لیے ایک رہنما اصول کے طور پر سچائی اور عدم تشدد کے لیے ان کی لگن پر زور دیا۔

بحری تعاون میں ناروے بھارت اور شمالی یورپی
ممالک کے درمیان پل کا کردار ادا کر سکتا ہے: سفیر

نئی دہلی، 4 نومبر۔ ایم این این۔ بھارت اور ناروے کے درمیان بحری تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ بھارت میں ناروے کی سفیر ایلن اسٹینر نے کہا ہے کہ ان کا ملک سمندری سلامتی، تحقیق اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھارت اور اسکینڈے نیوین و نارڈک ممالک کے درمیان ایک اہم رابطے کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ انڈو پیسفک ریجنل ڈائیلاگ 2026 کے موقع پر ناروے کی سفیر نے کہا کہ ان کا ملک حال ہی میں انڈو پیسفک اوشنز انیشی ایٹو میں شامل ہوا ہے اور بھارت کے ساتھ سمندری تحقیق، ٹیکنالوجی اور سمندری وسائل کے پائیدار استعمال میں تعاون بڑھانے کا خواہاں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ناروے اسکینڈے نیویا کا ایک اہم بحری ملک ہے اور جہاز سازی، سمندری تحقیق اور سمندری موسمیاتی تبدیلیوں کے مطالعے میں وسیع تجربہ رکھتا ہے۔ اس مہارت سے بھارت کو شمالی یورپی ممالک کے ساتھ اپنے بحری تعلقات کو مزید وسعت دینے میں مدد مل سکتی ہے۔ سفیر نے وزیر اعظم نریندر مودی کے رواں سال مئی میں ناروے کے دورے اور بھارت نارڈک سربراہ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بحری سلامتی اور سمندری تعاون دونوں ملکوں کی مشترکہ ترجیحات میں شامل ہیں۔ اس موقع پر سری لنکا کی بائی کشنر مہیشنی کولونے نے بھی بھارت اور سری لنکا کے درمیان مضبوط بحری اور سلامتی تعاون پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ سری لنکا اپنی سرزمین کو بھارت کی سلامتی کے خلاف استعمال ہونے کی اجازت نہیں دے گا۔ سری لنکا کی بحریہ کے سابق کمانڈر ریئر ایڈمرل پریرا نے بھارتی بحریہ کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہنگامی حالات میں بھارت ہمیشہ فوری مدد فراہم کرنے والے ممالک میں شامل رہا ہے۔ انہوں نے مشترکہ بحری مشقوں اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو علاقائی سلامتی کے لیے ضروری قرار دیا۔ تین روزہ انڈو پیسفک ریجنل ڈائیلاگ 2026 میں سمندری سلامتی، سائنسی تحقیق، جدید ٹیکنالوجی اور تعلیمی اداروں کے درمیان تعاون پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اس پیش رفت کو بحر ہند اور انڈو پیسفک خطے میں بھارت کے بڑھتے ہوئے بحری اور سفارتی کردار کے تناظر میں اہم سمجھا جا رہا ہے۔

بھارت کا قطر کے ساتھ معاہدے کے تحت امریکہ سے ایل این جی حاصل کرنے کا منصوبہ

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت نے اپنی توانائی کی ضروریات پوری کرنے اور گیس کی فراہمی کو محفوظ بنانے کے لیے قطر کے ساتھ طویل مدتی معاہدے کے تحت امریکہ سے مائع قدرتی گیس (ایل این جی) حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ بھارت کی سب سے بڑی ایل این جی درآمد کنندہ کمپنی پیٹرونیٹ ایل این جی قطر کے ساتھ مذاکرات کر رہی ہے تاکہ 2028 سے شروع ہونے والے نئے معاہدے کے تحت گیس کی کچھ مقدار امریکی تنصیبات سے حاصل کی جا سکے۔ قطر بھارت کو سالانہ 75 لاکھ میٹرک ٹن ایل این جی فراہم کرتا ہے۔ موجودہ معاہدہ اپریل 2028 میں ختم ہوگا، تاہم اسے مزید 20 سال کے لیے 2048 تک توسیع دی جا چکی ہے۔ پیٹرونیٹ کے گروپ جنرل منیجر وویک منڈل کے مطابق قطر نے بھارتی تجویز پر غور کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس انتظام کے تحت قطر اپنی دوسری بڑی بین الاقوامی سپلائی سے بھی بھارت کو گیس فراہم کر سکے گا۔ مشرق وسطیٰ میں ایران جنگ اور آبنائے ہرمز میں بحری نقل و حمل متاثر ہونے کے باعث قطر سے گیس کی ترسیل میں رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں۔ قطر کی راس لفان گیس تنصیبات پر حملوں کے بعد مارچ میں گیس کی فراہمی کے معاہدوں پر ہنگامی شق نافذ کر دی گئی تھی، جو فی الحال دسمبر تک برقرار رہنے کی توقع ہے۔ دوسری جانب قطر نے امریکی کمپنیوں کے ساتھ بھی بڑے معاہدے کیے ہیں۔

قابل تجدید توانائی کے شعبے میں بھارت کی بڑی کامیابی
عالمی توانائی منڈی میں اہم طاقت بن کر ابھرا

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت قابل تجدید توانائی کے شعبے میں تیزی سے ترقی کرتے ہوئے عالمی توانائی منڈی کی ایک اہم طاقت بن کر ابھرا ہے۔ ملک میں شمسی، ہوائی اور دیگر صاف توانائی کے ذرائع کی صلاحیت گزشتہ ایک دہائی کے دوران تقریباً چار گنا بڑھ کر 300 گیگاواٹ سے تجاوز کر گئی ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق بھارت دنیا میں قابل تجدید توانائی کی دوسری سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی منڈی بن چکا ہے۔ شمسی توانائی کے ماڈیول تیار کرنے کے معاملے میں بھی بھارت دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ بھارت نے 2025 میں اپنی مجموعی نصب شدہ بجلی کی صلاحیت کا 50 فیصد غیر فوسل ایندھن کے ذرائع سے حاصل کرنے کا ہدف مقررہ وقت سے پانچ سال پہلے حاصل کر لیا تھا۔ یہ کامیابی ملک کی توانائی پالیسی میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔ قابل تجدید توانائی میں سرمایہ کاری کے باعث بھارت نے 2011 سے 2025 کے درمیان کوئلے اور قدرتی گیس کی درآمدات پر 100 ارب امریکی ڈالر سے زیادہ کی بچت کی ہے۔ اندازہ ہے کہ 2030 تک مجموعی بچت دوگنی سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ اگر بھارت نے 2010 کے بعد شمسی، ہوائی اور حیاتیاتی توانائی کی صلاحیت میں اضافہ نہ کیا ہوتا تو 2025 میں کوئلے کی درآمدات تقریباً 11 کروڑ ٹن زیادہ ہوتیں۔ بھارت کی قابل تجدید توانائی کی مجموعی صلاحیت 2030 تک تقریباً 530 گیگاواٹ پہنچنے کی توقع ہے۔ نئی صلاحیت میں 80 فیصد سے زیادہ حصہ شمسی توانائی کا ہوگا۔ اس پیش رفت سے بھارت 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر فوسل بجلی کی صلاحیت حاصل کرنے کے اپنے قومی ہدف کی جانب بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بھارت میں شمسی توانائی کی پیداواری لاگت دنیا کی کم ترین شرحوں میں شامل ہو چکی ہے۔ مسابقتی نیلامیوں، بڑے سولر پارکس اور بجلی کی ترسیل کے بہتر نظام نے صاف توانائی کو روایتی ذرائع کے مقابلے میں زیادہ سستا اور قابل رسائی بنایا ہے۔ سال 2025 میں شروع ہونے والے شمسی توانائی کے منصوبوں کی بجلی کی قیمت کوئلے سے پیدا ہونے والی بجلی کی اوسط لاگت سے تقریباً 40 فیصد کم رہی۔ بھارت شمسی اور ہوائی توانائی کو یکجا کرنے والے ہائبرڈ منصوبوں میں بھی عالمی سطح پر نمایاں مقام حاصل کر چکا ہے۔ 2025 میں ملک نے 15 گیگاواٹ کے ہائبرڈ منصوبوں کی نیلامی کی، جبکہ مجموعی نیلام شدہ صلاحیت 64 گیگاواٹ تک پہنچ گئی۔ گھروں کی چھتوں پر سولر پینل نصب کرنے، زرعی پمپوں کو شمسی توانائی سے چلانے اور صنعتوں میں صاف بجلی کے استعمال کو فروغ دینے والی اسکیمیں بھی توانائی کے شعبے میں تبدیلی کو تیز کر رہی ہیں۔ بھارت کی شمسی پینل تیار کرنے کی سالانہ صلاحیت ستمبر 2026 تک تقریباً 225 گیگاواٹ پہنچ گئی۔ اس توسیع سے عالمی سپلائی چین میں چین پر انحصار کم کرنے اور بھارت کو صاف توانائی کی مصنوعات کا بڑا برآمد کنندہ بنانے کے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ قابل تجدید توانائی کے علاوہ حیاتیاتی ایندھن کی پیداوار میں بھی بھارت نے نمایاں ترقی کی ہے۔ 2020 سے 2025 کے درمیان ملک میں بائیو فیول کی پیداوار میں چھ گنا بڑھ گئی۔

بھارت مسلسل تیسری مدت کے لیے
انٹرنیشنل سولر الائنس کا صدر منتخب

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر پرہلاد جوشی نے منگل کو کہا کہ بھارت قابل تجدید توانائی کے سربراہی اجلاس 2026 کے نویں اجلاس میں بھارت کو مسلسل تیسری بار بین الاقوامی شمسی اتحاد (ISA) کا صدر منتخب کیا گیا۔ سربراہی اجلاس میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے، جوشی نے کہا: "آئی ایس اے کے نویں اجلاس میں، ہم ایک بنیادی عقیدہ کی تصدیق کرتے ہیں: ترقی اس وقت حقیقی معنی خیز ہوتی ہے جب اس کے فوائد بانٹ دیے جائیں"۔ انہوں نے فرانس کو آئی ایس اے کے دوبارہ شریک صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا، حکومت ہند کی جانب سے، میں ہندوستان پر اعتماد کرنے اور ہمیں مسلسل تیسری مدت کے لیے بین الاقوامی شمسی اتحاد کی صدارت کے لیے منتخب کرنے کے لیے تمام رکن ممالک کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔" جوشی نے بین الاقوامی شمسی تعاون کو آگے بڑھانے اور ترقی کے فوائد کو مساوی طور پر بانٹنے کو یقینی بنانے کے تئیں ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان بین الاقوامی شمسی تعاون کو آگے بڑھانے کے اپنے عہد میں ثابت قدم ہے، جس کی رہنمائی پاور ٹو پاور کے وژن اور ایک سورج، ایک دنیا، ایک گرڈ کے اصول سے ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اس تعین نے ہندوستان اور فرانس کو 2015 میں بین الاقوامی شمسی اتحاد قائم کرنے کے لیے اکٹھا کیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا، آج انٹرنیشنل سولر الائنس 130 کے دستخط کنندگان اور رکن ممالک کے ساتھ، یہ وژن بین الاقوامی تعاون، خاص طور پر گلوبل ساؤتھ کے لیے ایک طاقتور پلیٹ فارم کے طور پر تیار ہوا ہے۔" آئی آر اے سمٹ اور ایکسپو 2026 کا افتتاح وزیر اعظم نریندر مودی نے 2 نومبر 2026 کو کیا تھا اور یہ 5 نومبر 2026 کو اختتام پذیر ہوگا۔ جوشی نے کہا کہ پچھلے دو دنوں اور اگلے دو دنوں میں ہونے والی بات چیت سے شمسی وعدوں سے سرمایہ کاری، شراکت داری سے پروجیکٹوں اور خواہش سے اثر کی طرف بڑھنے کی واضح ترجیح کو تقویت ملے گی۔

بھارتی ریلویز نے اکتوبر 2026 میں 14 کروڑ
50 لاکھ 7 ہزار ٹن مال برداری کا ریکارڈ قائم کر لیا

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ بھارتی ریلویز نے اکتوبر 2026 کے دوران بھی اپنی بہترین عملی کارکردگی کا سلسلہ برقرار رکھا اور مال برداری کے شعبے میں نمایاں اضافہ درج کیا۔ مال کی زیادہ مقدار میں ترسیل اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی میں اضافے سے اس بات کی عکاسی ہوتا ہے کہ بھارتی ریلویز ملک کی معاشی ترقی کو فروغ دینے اور لاجسٹکس کے نظام کو مزید مستحکم بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ بھارتی ریلویز نے اکتوبر کے مہینے میں اب تک کی سب سے زیادہ مال برداری کا ریکارڈ قائم کرتے ہوئے 14 کروڑ 50 لاکھ 7 ہزار ٹن سامان کی نقل و حمل انجام دی ہے۔ اکتوبر 2025 میں یہ مقدار 13 کروڑ 39 لاکھ 30 ہزار ٹن تھی۔ اس طرح مال برداری میں گزشتہ سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں 32.8 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ اس ماہ مختلف اہم اشیاء کی مال برداری میں بھی حوصلہ افزا اضافہ درج کیا گیا۔ غذائی اجناس کی نقل و حمل میں 3.26 فیصد، مقامی کوئلے میں 16 فیصد، دیگر متفرق اشیاء میں 11 فیصد، کنکر میں 4.10 فیصد، بجلی کنٹینرز میں 3.6 فیصد، لوہے کی خام دھات میں 5 فیصد، معدنی تیل میں 9.1 فیصد اور تیار فولاد کی مال برداری میں 5.0 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ بجلی گھروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کرنے کے لیے بھارتی ریلویز نے مقامی کوئلے کی ترسیل میں بھی اضافہ کیا۔ اکتوبر 2026 کے دوران روزانہ اوسطاً 8,469 ویگنیں (مال گاڑیوں کے ڈبوں کے مجموعے) کے ذریعے کوئلہ پہنچایا گیا، جبکہ گزشتہ سال اکتوبر میں یہ اوسط 2,393 ویگنیں یومیہ تھی۔ اس طرح کوئلے کی ترسیل میں 5.19 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔ اکتوبر 2026 کی یہ شاندار کارکردگی مالی سال 27-2026 کے ابتدائی سات ماہ (اپریل تا اکتوبر) کے دوران حاصل ہونے والی پیش رفت کا ہی سلسلہ ہے۔ اس عرصے میں بھارتی ریلویز نے مجموعی طور پر 97 کروڑ 87 لاکھ 80 ہزار ٹن مال کی نقل و حمل کی، جب کہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں یہ مقدار 93 کروڑ 51 لاکھ ٹن تھی۔ اس طرح مجموعی مال برداری میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 67.4 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔

بھارت کے خدمات کے شعبے کی نمو چار ماہ کی بلند ترین سطح پر پہنچی

نئی دہلی۔ 4/نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان کی خدمات کے شعبے کی سرگرمی اکتوبر میں چار مہینوں میں اپنی سب سے تیز رفتاری سے پھیلی ہے۔ ایچ ایس بی سی انڈیا سروسز پرچیز مینیجرز انڈیکس (PMI) اکتوبر میں 2.55 سے بڑھ کر 8.55 تک پہنچ گیا، جبکہ ان پٹ لاگت کی شرح پر چھ سال سے زیادہ میں اپنی کم ترین سطح پر آ گئی۔ ایس اینڈ پی گلوبل کے جدہ کی جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق مومی طور پر ایڈجسٹ ہیڈ لائن انڈیکس آرام سے 50 پوائنٹ کے نشان سے اوپر رہا جو پہلی بار 2025 کو سکڑاؤ سے الگ کرتا ہے، جو کہ پیداوار اور نئے کاروبار میں مضبوط نمو کی نشاندہی کرتا ہے۔ طلب کے حالات، نئے گاہکوں کی جیت اور کامیاب اشتہارات نے سرگرمی میں اضافے کی حمایت کی، جو کہ بعد فروخت میں ان کی تیز ترین ترقی ریکارڈ کی گئی۔ اگست کے وبا میں بڑی نے سروس فراہم کرنے والوں کو کچھ راحت فراہم کی۔ ان پٹ کی قیمتوں میں اگست 2020 کے بعد سے سب سے سست رفتاری سے اضافہ ہوا، جبکہ صارفین سے وصول کی جانے والی قیمتوں میں اضافے کی شرح جون کے بعد سے اپنی کمزور ترین سطح پر آ گئی۔ ایچ ایس بی سی کے چیف انڈیا اکانومسٹ پرنجول بھنڈاری نے کہا، اکتوبر میں انڈیا کی سروسز پی ایم آئی بڑھ کر 8.55 ہو گئی۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu